[illegible]

حمد خدائے قادر بیچون وبیچگون کہ درین زمان سعادت نشان کتاب مستطاب مشتمل بر حالات وکرامات
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ مسمی



ارتحال مجددی
وصال احمدی

تالیف وتصنیف ناظم ونثار شیرین بیان سخن سنج جناب منشی محمد اعزاز الدین احمد صاحب
مالک کتب خانہ عام وگلدستہ حقیقت حامدی متخلص بہ اعزاز حمیدی نقشبندی مجددی رامپوری

[illegible] مرادآباد

2653

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین حبیب رب العالمین حضرت
احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔ بعدہ بندہ گنہگار امیدوار مغفرت کردگار
جل جلالہ وعم نوالہ خادم خادمانِ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم کمترین محمد اعزاز الدین احمد بن مولوی
محمد ظہور الدین احمد المعروف بظہور عالم صدیقی نسباً نقشبندی مجددی طریقۃً غفر اللہ لہ ولوالدیہ عرض کرتا ہے
کہ یہ رسالہ وصال احمدی بزبان فارسی تصنیف حضرت شیخ محمد بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت امام ربانی مجدد
الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ چونکہ فارسی زبان سمجھنے کی ہر شخص میں استعداد نہیں ہوتی ہے۔
اس سبب سے اس عاجز نے واسطے نفع خاص و عام کے ہر صفحہ کو دو حصہ کر کے ایک پر عبارت حضرت شیخ صاحب ممدوح
نقل کیا۔ اور دوسرے پر مقابل میں اسکا ترجمہ اردو لکھا۔ اور بعد اسکے شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع تاریخ ولادت
ووفات وجائے مزار پر انوار۔ اور اسکے بعد نسب نامہ مجددیہ از ابو البرکات اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام
تا حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی النبی صاحب مدظلہ العالی منظوم لکھکر برادران اخوان طریقت کی خدمت میں پیش کیا
اللہ سبحانہ تعالیٰ شانہ اس تحفہ کو قبول فرما کر اپنی محبت و معرفت عطا فرمائے حضرات ناظرین اس رسالہ کے مضمون سے حظ [illegible] ہو تو [illegible] اور دعا اس [illegible]
نیاز مند کے واسطے کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الموت جسر الوصل
للحبیب الی الحبیب واظہر فی ارتحال اولیائہ
کل امر عجیب وغریب وابرز بوارق
الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء
واشرق شموس الکرامات فی مشارق
ایدی الاحیاء والصلوة والسلام علی
من اعجز الخلائق بالمعجزات وظہر
معجزاتہ فی الاولیاء بصور الکرامات
وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ
اجمعین
اما بعد کمترین خاکساران آستانہ اولیا
وکہترین نیازمندان ورثہ انبیا فقیر بدر الدین
ابن شیخ ابراہیم النقشبندی الاحمدی مشتہر بالسرہندی
موطناً می نماید کہ بعضے اعزہ اصحاب ایشان ازین حقیر
درخواست کردند کہ کلمۂ چند در بیان بعضے خوارق
وکرامات حضرت قطب الاقطاب وغوث الاوتاد
اعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملۃ محدث الامۃ
شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین الشیخ احمد الفاروقی
قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کہ تکمیل وصال

جمیع حمد وثنا اُس ذات پاک کو زیبا ہے جسنے موتکو پُل گردانا
اسلئے کہ دوست دوست کیطرف پہنچ جاوے۔ اور
اپنے دوستوں کے کوچ فرمانے میں بہت سے عجیب وغریب
امور کو ہویدا فرمایا۔ اور دوستوں کے ہاتھوں کے بادلوں سے
ہزارہا بجلیاں کرامت کی چمکا دیں۔ اور انکے ہاتھوں کے
مشرق میں صدہا آفتاب کرامت کے دکھا دیئے۔ اور
درود وسلام اُس فخر انام پر ہو کہ جسنے معجزات سے
خلائق کو عاجز بنایا۔ اور اولیاے کرام میں اپنے
اعجاز کو بصورت کرامت ظاہر فرمایا۔ اور انکی اولاد
واصحاب اور جملہ متبعین پر درود وسلام ہو۔
اسکے بعد فقیر حقیر خاکسار آستانہ اولیاے کرام
اور کمترین ونیازمند ورثہ انبیاے عظام شیخ بدر الدین
پسر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ سہرند کا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت قدس سرہٗ
نے اس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمے بیان میں
بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الاقطاب
اور غوث الاوتاد اعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملۃ
محدث الامۃ شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس

پیش از ارتحال از قبیل بارتحال خود و تعیین سال
و ایام انتقال خود و ما یقارنه از آنحضرت بظهور رسیده
اند در قید تحریر آرد و کراماتے که بعد وصال
ایشان ظاهر گشته بنویسد۔ اجابةً للمسؤل
سعادت خود دریں معنی دانسته اقدام نمود۔
و هرچه در وقت تحریر بیاد آمد در قید کتابت آورد
و این رساله را وصال احمدی نام نهاد و بالله العصمة
والتوفیق۔ بدانند که حضرت ایشان قدس سره الاقدس
در ماه شعبان سنه یکهزار سی و سوم خلوت
گزیدند۔ و انزوا اختیار نمودند۔ و موضعی جدا
از حویلی متعین کردند و بغیر از نماز جمعه از آنجا بیرون
نمی آمدند و وقت صلوة خمس در خلوت خانه ادا
میکردند۔ که چند کس معدود از یاران بجماعت
در دل میرفتند و بعد از اتمام نماز بسرعت رجوع
میکردند تا النفس اخیر الا ماشاء الله سبحانه مواظبت
بر خلوت بوده اند و دوام انزوا داشتند و از خلق
بکلی بیک بار بودند و از صحبت تمامی قطع کرده—
حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
اسرار سبحانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
معصوم سلمهما ربهما نقل کردند که عصمت پناه
حضرت والده میفرمایند۔ که شب برات بود

جو کہ رحلت فرمانے سے پہلے یا بعد کو ظہور میں آئے
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روئے
پیشین گوئی کے اپنے انتقال کے سال اور ایام کی
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا۔ لہذا انکی سوال
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس
معنی پر پیش قدمی کی۔ اور جو کچھ وقت تحریر کے
یاد آیا قلم کے حوالہ کیا۔ اور اس رسالہ کا
وصال احمدی نام رکھا۔ اور اب اللہ تعالے
سے عصمت و توفیق کا طالب ہوں۔ معلوم ہو کہ
کہ حضرت قدس سرہ الاقدس ماہ شعبان سنہ یکہزار
سی و تین ہجری نبوی میں گوشہ نشین اور خلوت گزین ہوئے
اور ایک خاص جگہ اپنی مکان میں مقرر فرمائی۔ کہ بجز
ادا کرنے نماز جمعہ کے اس جگہ سے باہر تشریف فرما
نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
مع چند یاران طریقت کے ادا فرماتے تھے۔ اور انکو
بفور تمام ہونے نماز کے باہر چلے آتے تھے۔ الغرض
دم واپسین تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
اور خلق سے انقطاع کلی اور صحبت سے دوری رہی
میرے مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

و حضرت ایشان در خلوت‌خانه احیاء لیل میکردند تا آنکه
بعد دو پاس شب اللہ مردوں آمدند و من بر سر مصلی
نشسته بودم و تسبیح میخواندم و از ایشان پرسیدم
که شما از تهجد گذرانیده اید. فرمودند که هنوز نگذرانیده‌ام
چون ملاحظه در خود یافتم بخاطر رسید که یکی
در آن باشم بعد از آن به تهجد برخیزم. مختصر خواب
کردند بعد از آن برخاستند و آب وضو طلبیدند
وضو میساختند که از زبان من برآمد که امشب خدا
داند تا نام کرا از ورق هستی محو کرده باشند
و نام کرا ثابت داشته. فرمودند که تو تا به
تمام است تردد میگوئی. چه باشد حال کسیکه
می بیند و می داند که نام او از صفحه وجود محو کرده اند
و اشاره بخود نمودند. و نیز هر دو مخدوم زاده سلمہا
ربہا از عصمت پناه نقل کردند که من از حضرت
ایشان قدس سره الاقدس پرسیدم که شما را این
همه انقطاع که از خلق و این همه بی تعلقی
در زیستن با عیال و اطفال چرا اختیار کرده اند
فرمودند که حقیقت آنست که من در بیش نزدیکی
جدا نسبت کرده. و ایام وفات من بسیار
قریب است کسیکه چنین احساس نماید او را
چه باید که خود را بجز به عبادت اندازد.

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرماتی تھیں کہ شب برات
کو حضرت قدس سرہ خلوت‌خانہ میں شب بیداری فرما رہے
تھے۔ کہ یکایک دو پہر رات گذر گئی کہ اندر مکان کے
تشریف لائے۔ اور میں مصلے پر بیٹھی تسبیح پڑھ
رہی تھی دریافت کیا میں نے کہ آپ نے نماز تہجد ادا کر لی فرمایا
ابھی نہیں ہے چونکہ میں اپنے میں کسل پاتا ہوں
اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ تھوڑی آرام کر کے واسطے
تہجد کے اٹھوں۔ بعد اسکے ایک مختصر خواب استراحت
فرما کر اٹھے۔ اور پانی طلب کر کے وضو کیا میری
زبان سے نکلا خدا جانے آج کی رات کسکا نام دفتر
ہستی سے مٹایا گیا ہوگا۔ اور کسکا ثابت رہا ہوگا۔
ارشاد ہوا کہ تم از روئے شک کے دوسرے کی بابت
کیا حال ہوگا اُس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے
کہ نام اُسکا مٹا دیا گیا۔ اس میں اشارہ اپنی جانب
تھا۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ سلمہا ربہا حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپ نے اسقدر اہل و عیال سے
بے رغبتی اور خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار
فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میرے انتقال کا
بہت ہی نزدیک ہے نہایت ہی قریب ہے۔
جس آدمی کو ایسا معلوم ہو اُسکو دنیا سے کیا لگاؤ ہے

و از تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر یک لحظه غافل نباشید و از غیر حق بکلیه قطع کنند نه آنکه بغفلت بگذارد شما هم مرا بخدا بگذارید - و نیز هر دو مخدوم زاده از عصمت پناه نقل کردند که قبل مرض از حضرت ایشان قدس سره پرسیدم که آثار یاس از حیات و سر انجام ارتحال در شما هویدا است و اشتیاق رفیق اعلے پیدا است پس اینهمه تصدق و خیرات که دافع بلیات است برای چیست در جواب این مصرع هندی خواندند مصرع

آج ملا و اکنت سیوں سکہی سب جگ دیبوں وار

الحق حضرت ایشان درین مدت اتفاق بیش از بیش میکردند -

صنوف خیرات سراً و علانیةً لیلاً و نهاراً بجا می آوردند - و نیز هر دو مخدوم زاده از عصمت پناه نقل کردند - که روزی در ایوانی که میگذراندند تکیه زده بودند - فرمودند که درین سرا مادرین خانه خواب نخواهم کرد - عرض کردند که مگر در خانه که برای خلوت راست کرده اید آنجا خواب میکنید - فرمودند آنجا نیز نه - گفتند که پس کجا خواب خواهید کرد - فرمودند زین بار چه ها ایستاده نیستید تا خود بخود چه ظاهر شود - اتفاقاً در آمد سرا از عالم

کہ اپنے کو ہر دو عبادت میں مشغول کریں - اور تسبیح استغفار اور درود اور تلاوت قرآن مجید و ذکر وغیرہ سے ایکدم غافل نہو - اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار کریں - پس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بہی مجکو خدا پر چھوڑ دو - اور بہی دونوں مخدوم زادہ عصمت پناہ سے نقل کرتی ہیں کہ مینے پہلی بیماری حضرت قدس سرہ الاقدس سے دریافت کیا کہ آپ میں نشانی ناامیدی زندگی اور سامان کوچ کا ظاہر ہے - اور شوق ملاقات رفیق اعلے باہر ہے - پس اسقدر خیرات کہ دافع بلا ہے کس لئے کرتے ہیں جسکی جواب میں یہ مصرع ہندی پڑہا مصرع آج ملا و اکنت سیں آن سکہی سب جگ دیبوں وار - یعنی اگر ملجائے وہ یار تو جان و مال سب نثار کروں - الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں ظاہر و پوشیدہ دن و رات بہت کچہ خیرات و مبرات کی - اور بہی دونوں مخدوم زادہ حضرت عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت قدس سرہ اس مکان میں کہ جس میں بود و باش آپکا تہا - تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے - فرمایا کہ اب کی مرتبہ جاڑے میں اس مکان میں نہیں ہونگا - لوگوں نے عرض کیا شاید اس مکان میں جو کہ خلوت کے واسطے درست فرمایا ہے قیام فرماینگے - ارشاد ہوا اس جگہ بہی نہیں -

زمانند عزیز بہر دو مخدوم زادہ نقل کردند کہ در سنہ
یکہزار و بست و چہارم کہ عمر ایشان دراں
سنہ پنجاہ و سہ سال بود۔ میفرمودند کہ عمر
خود را از شصت سال متجاوز نمے بینیم
وآں قضاء مبرم مشہود میشود و در سنہ ۱۰۳۴ یکہزار
و سی و چہارم از اجمیر مخدوم زادہا قلمی فرمودند
کہ در عوض اجازت نامہ دنیا اجازت نامہ آخرت دادند
و ایام عمر نزدیک است و وصایا یک یک
قلمی فرمودند۔ اگر ذوق تفصیل این سخن باشد
بمکتوبات آں حضرت قدس سرہ رجوع نمایند
و دستے مخدوم زادہا بملازمت آنحضرت
قدس سرہ باجمیر رسیدند با ایشاں خلوت
کردند۔ و فرمودند کہ مرا با جہاں و جہانیاں
ارتباطے نماندہ است۔ مرا می باید گذاشت
ایشاں بسیار اضطراب کردند۔
فرمودند کہ سنت است از قدیم شدہ آمدہ
اضطراب نباید کرد۔

و در سنہ یکہزار و سی و سوم پیش از ارتحال خود بشش
ماہ کتابتے بمقرب الحضرت خاقانیہ
صادق خاں بتقریب سفارش حاجتمندے بخط
نگارش فرمودہ بودند فقیر دراں وقت پیش آنحضرت قدس سرہ

پھر خادم زادوں نے عرض کی کہ پھر کہاں رونق افروز ہونگے
ارشاد کیا ان مکانوں میں سے کسی میں نہیں جو کچھ مقدر ہو گیا
ظاہر ہوتا ہے۔ اتفاقاً ہمیشہ سر مائی آئی تک اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائے ہوئے۔ اور مخدوم زادے
نقل کرتے ہیں کہ سنہ ایکہزار چوبیس ہجری میں اسوقت
عمر آپکی ترپن سال کی تھی۔ فرمایا کہ ساٹھ سال سے زیادہ
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں۔ اور یہ بات قضائے مبرم سے
ظاہر ہوتی ہے۔ اور سنہ ایکہزار چونتیس ہجری میں اجمیر شریف سے
دونوں مخدوم زادوں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ تمامی عمر کا نزدیک آگیا
اسلئے کہ اجازت نامہ دنیا کی عوض آخرت کا اجازت نامہ عنایت ہوا
اور وصیت بھی ایک ایک ارقام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات شریف میں
مرقوم ہے چنانچہ دونوں مخدوم زادے اجمیر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ الاقدس کی ملازمت میں حاضر ہوئے
آپنے تنہائی فرماکر ارشاد کیا کہ مجکو جہان و جہانیوں سے
کچھ بھی تعلق نہیں رہا اب مجکو چھوڑ دینا چاہئے۔
یہ سنکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی۔ فرمایا کہ
طریقہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اسکی وجہ سے پریشان نہ
ہونا چاہئے۔ اور سنہ ۱۰۳۳ ایکہزار تینتیس ہجری میں رحلت فرمانے سے
چھ مہینے پیشتر ایک حاجتمند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خاقانیہ صادق خاں کو
تحریر فرمایا تھا۔ اسوقت میں یہ فقیر بھی آنحضرت قدس سرہ کی

ایستادہ بودند و حضرت ممدوح ایشاں می نوشتند
و فقیر مطالعہ می کرد نوشتہ بودند کہ معلوم شریف شدہ باشد
کہ بادشاہ فقیر را رخصت مطلق فرمودند از آں وقت
خلوت دائمہ اختیار کردہ است بعنایتہ اللہ سبحانہ
اوقات بجمعیت میگذراند۔ چوں دریں ایام ہر سال
وبا مے آید معلوم نمیشود کہ دریں سال حیات وفا کنند
امید کہ خیریت باشد۔

چوں خلوت ایشاں شش ہفت ماہ کم و بیش کشید
ایشاں را عارضہ ضیق النفس کہ ہر سال مرض معتاد
ایشاں است پیدا شد بہمراہ و گمان من آں روز
ہفدہم ذی الحجہ بود۔ و آں مرض از سالہائے دیگر
در کمال غلبہ و ازدیاد بودہ و مخلصاں را از حصول
صحت یاس شدہ۔

روزی بعبارت بانی فخرزادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ فرمودند کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم و در باب من
انواع عنایات و اشفاق میفرمایند۔
و زبان مبارک خود بزبان من انداختہ فرمودند
کہ مردم در حق شعر من أَفَلَتْ شُمُوسُ
الأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا أَبَدًا
عَلَى أُفُقِ العُلَى لَا تَغْرُبُ

خدمت اقدس میں حاضر تھا اور مطالعہ کر رہا تھا
اور آپکی تحریر کو دیکھتا جاتا تھا لکھا تھا معلوم شریف
ہوئی کہ جب سے بادشاہ نے فقیر کو رخصت مطلق فرمایا ہے
اسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے۔ بعنایتہ اللہ
سبحانہ اوقات جمعیت سے گذرتے ہیں۔ کیونکہ اس شہر
میں ہر سال وبا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی وفا کرے باقی خوش ہو
جبکہ زمانہ تنہائی کا چھ سات مہینے کو ہو چکا
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت قدس
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تھا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن سترہویں ذی الحجہ کا
تھا۔ شدائد امراض کے بہ نسبت گذشتہ سالوں کے
زیادہ تر تھے۔ مخلصوں کو صحت سے مایوسی ہوئی
نقل ہے کہ اکبر و عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو میں نے خواب میں دیکھا
نہایت مہربانی اور عنایت میرے حال پر فرماتے تھے
اور اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں کہ میری اس شعر أَفَلَتْ شُمُوسُ
الأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا أَبَدًا عَلَى
أُفُقِ العُلَى لَا تَغْرُبُ

وقول قدمی هٰذهٖ علیٰ رقبة کلّ
ولیّ اللّٰہ - حیرانند حل آن نشو بسید تیرا
ازین ضعف صحت ہست و دران ضعف شوق
لقاء حق بر ایشان بسیار غالب آمده بود و از کمال
شوق گریه بر ایشان متوالی شده و همیشه بکلمهٔ اللّٰهم
الرّفیق الاعلیٰ رطب اللسان می بودند و میفرمودند
که اگر طبیب بگوید که مرض تو علاج پذیر نیست صد روپیه
شکر الله تعالیٰ انفاق کنم بعد عارضهٔ بانی
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمه الله ربه
عرض کردند - که حضرت سلامت حیا برا این همه
شفقتها بر ما نبود - فرمودند که خدا عزّ و جل
از شما احب ہست ان شاء الله تعالیٰ شفقت
و اعانت بعد رحلت زیاده از حال حیات کرده
خواهد شد که اینجا علایق البشری در بعضی اوقات
مانع اعانت و توجه ہست و بعد موت تجرد
و فراغ ہست و نیز از ان حضرت مخدوم زاده منقول ہست
که ضعف ایشان بشبها بشدت می بود
و اکثر بے آرام و بیقرار میساخت چون روز می شد
تخفیفے در ان ضعف میرفت حسرت و افسوس
بر فقدان ستدانه و سحر شبینه که ایشان را عین آیات
و لذات بود میکردند و میفرمودند نسبتے که در ہجوم الالام

اور اس قول میں قدمی هٰذهٖ علیٰ رقبة کل
ولی اللّٰہ - کہ بین آدمی حیران ہیں حل اسکا کھو
اس ضعف سے تمکو صحت حاصل ہوگی -
چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات حق کا آنحضرت پر بہت
غالب تہا بسبب کمال شوق کے گریہ زاری جاری
ہو رہتی کہ اس کلمے کے ساتھ دمبدم رطب اللسان
تھے - اللّٰهم الرّفیق الاعلیٰ -
اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
کا علاج نہیں ہے تو سو روپیہ راہ خدا میں دوں
بعد اسکے عارضۂ بانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کیا کہ حضرت
سلامت اسقدر نامہربانی اور بے شفقتی ہمپر کرتے
ہیں - ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمسے زیادہ دوست ہے
انشاء اللہ بعد رحلت کے زیستکے حالت حیات کی
نسبت زیادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاویگی
اسلئے کہ لعلاق بشری بعض وقتوں میں اعانت اور
توجہ کے مانع ہیں - اور بعد انتقال کے
چونکہ فراغت اور تجرد ہے کوئی مانع نہیں
اور بھی میرے مخدوم زادہ سے منقول ہے کہ حضرت
قدس سرہ کو رات میں زیادہ تر ضعف ہوتا تہا
یہانتک کہ بیقرار کر دیتا تہا اور دن میں کم

روی می آرد و حلاوتی که در عین مرارت دست میدهد
معامله عافیت را با آن نسبت نبود ازین گذر کسی بعد ازین
درنبولانجام بشارت غوث الاعظم قدس سره
فرصتی و تخفیفی دران ضعف یافت و اطباء و
عود صحت ایشان مسرور ساختند آنحضرت
محزون گشتند و فرمودند سبحان الله تعالی
آن معاملات که در حین یأس و ناامیدی و درد
مندی مشاهده میکردم درین وقت
وجهه صحت همه مستور گشت - اما چون حضرت
ایشان را همیشه موجب كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فآناً معاملات جدا و نسبتها تازه رو میداد
و بمقتضاے هر مقام محکوم حکمے میشدند -
فقدان هیچ چیز در حق ایشان باعث
غرامت نبود -
که خلیل را با خلیل نار بستان یکسانست
و بتاریخ دوازدهم محرم سنه ۱۰۳۴ یکهزار و سی و چهار
گفته بودند که مرا فرمودند که میان چهل و پنجاه
روز مقبر تو خواهد شد -
و بتمعان را گمان آن شده بود که سبب
وصال ایشان همین ضعف باشد - چون
ضعف بکلی زائل شد صحت آورده بعد که بنماز مسجد آمدند

رات کی سختی کے کم ہوجانے سے حسرت و افسوس
کرتے تھے یا اسواسطے کہ وہ تکلیف و بے آرامی
میں راحت و لذت تھی - اور فرماتے تھے لطف جو
اور حلاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
وہ راحت و عافیت میں ہرگز نہیں ملتی -
حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت دینے حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت
حاصل ہوئی - اور ضعف جاتا رہا - طبیبوں اور دوستوں
نے آپکو خبر خوشی کی سنائی - آنحضرت قدس سرہ نے
فرمایا سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت
مایوسی اور دردمندی میں حاصل تھے - وہ سب
صحت کے سبب سے پوشیدہ ہو گئے - چونکہ آنحضرت
قدس سرہ کو ہمیشہ بموجب كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فآناً معاملات جداگانہ و کیفیات روزانہ ترقی
پر تھیں اسواسطے کسی چیز کا جاتا رہنا آپکے حق میں موجب نقصان
کا نہ تھا - کہ دوست کو دوست کے ساتھ آگ و باغ برابر ہے
اور میرے مخدوم زادہ فرماتے ہیں کہ بارہویں تاریخ محرم سنہ ۱۰۳۴
ایکہزار چونتیس میں مجھسے فرمایا کہ چالیس اور پچاس
کے درمیان میں مقبرہ ہوگا - عزیزوں کو گمان ہوا کہ شاید
اسی ضعف میں آپکا وصال ہوگا - کیونکہ ضعف سے
بصحت آیا - یہانتک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد میں

غالباً یک ہفتہ بسبب نماز گذاردہ باشند۔
و نوعے عافیت بغیب شان گشت کہ مستمعان
را از آن واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ درمیان
چہل و پنجاہ روز ظہر اباید گذشت۔
ذہولے طاری شد و آن شہود را بر واقعہ
حمل نمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
تسلی خاطر خود میکردند۔
اما آنحضرت از روز حصول آن خطاب تعداد
ایام میکردند۔ و منتظر بودید وصال میبودند۔
چنانچہ در شب پنجشنبہ بست و دوم صفر در
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز از آن معاملہ چہلم
روز است تا درین ۱۰ روز چہ شود۔
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کردند کہ درین ایام صحبت فرمودند کہ ہر کمالے
کہ حصول آن در حق بشر متصور است۔
ومحل الحصول بطفیل آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام
مرا نصیبے ازان حاصل گشت۔ مخدوم زادگی میفرمودند
کہ ازین سخن خاطرم بسیار پریشان شد کہ این سخن باکریمہ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
می ماند مگر ایشان ازین عالم خواہ برد۔ ازین خطرہ

جاتی اور نماز با جماعت ادا فرماتے۔ اسی میں ایک
ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے وہ فرمانا
چالیس اور پچاس کا جاتا رہا۔ اسکو اور واقعات پر
حمل کرتے تھے تعبیرات اور تاویلات سے اپنے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔
لیکن آنحضرت قدس سرہ الاقدس وصال کے دنکے
منتظر تھے اور ملاقات کے دنوں کو گنتی رہتے تھے
چنانچہ جمعرات کی رات بائیسویں صفر کو خدام سے
فرمایا۔ کہ آج کا دن اُس معاملہ کا چالیسواں دن
ہے دیکھئے اس دس دن میں کیا ہوتا ہے۔
ایسے ہی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحبت میں آنحضرت
نے فرمایا ہر کمال کہ انسانوں کے واسطے مخصوص اور ممکن
الحصول ہیں بطفیل جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مجکو اُس سے حصہ حاصل ہوا
مخدوم زادے یہ فرماتے ہیں کہ اس بات کے
سننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔
اور سمجھا میں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
شاید اس عالم سے کوچ فرمائینگے۔ بلکہ اس خطرہ سے

بسیار وحشت و تفرقہ کشیدم و روز بست و سوم صفر وقت عصر قبا بصوفیان قسمت میکردند۔ و در آں وقت فرجی تنہا پوشیدہ بودند و در تہ قبائے فرجی قبائے دیگر بسبیل معتاد نبود سردی دریافت تپ گرفت و باز صاحب فراش شدند۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نقل کردند کہ آنحضرت دریں شب وقت تہجد برخاستند و وضو ساختند و نماز تہجد ایستادہ گذاشتند۔ و فرمودند کہ ایں آخرین تہجد ماست بخاطر فقیر می آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز بیمار شدن و از عالم رفتن گویا در ہمین نیز اتباع آنسرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام نصیب ایشان شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام نیز از مرض صحت یافتہ بودند۔ لہذا صحت قلیلہ باز بیمار شدہ اند و در آں بیماری از عالم رفتہ۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ دریں غشیت بہ حافظ عبد الرشید فرمودند کہ دو رجوعہ را انگشت بجہت منتقل بیار۔

بہت کچھ صدمہ و پریشانی کھینچا میں نے یہاں تک کہ جمعرات کے دن تیئسویں تاریخ صفر کو وقت عصر کے قبائیں صوفیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اسوقت آپ فقط فرجی پہنے ہوئے تھے جیسے کہ حسب عادت نیچے قبا کے فرجی پہنی تھی اسوقت قبا نہ تھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا۔ اور آپ پھر صاحب فراش ہو گئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ اللہ یہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اس رات وقت تہجد کے اٹھے۔ اور وضو کر کے نماز تہجد کھڑے ہو کر پڑھی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہماری ہو۔ بندہ نے اس بات سے میرے دل میں آیا کہ بیماری سے صحت پاکر پھر بیمار ہونا گویا اس عالم سے رحلت فرمانا اسلئے کہ اسمیں بھی پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے۔ وہ بھی آنحضرت قدس سرہ کو نصیب ہوا۔ چونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسیطرح پہلے سے صحت پاکر چند روز بعد پھر بیمار ہو کر اس عالم سے رحلت فرما ہوئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت خواجہ شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت غشی میں حافظ عبد الرشید سے فرمایا کہ دو رجوعہ پڑھنے کو لاؤ

بعد ازاں فرمودند کہ یک روپیہ را بیارند کہ واعظ
در دل میگوید کہ فرصت کجاست کہ انگشت دو روپیہ
سوختہ شود شیخ حبیب خادم عرض کرد کہ حضرت سلامت
چوں ایام سرماست بکار خواہد آمد۔
فرمودند کہ یا حبیب طول امل دارد وقت کجا
اما چنیں کنند چوں انگشت آوردند۔ انگشت
یکروپیہ برائے خود جدا کردند۔ و فرمودند کہ این قدر
برای ما کفایت خواہد کرد۔
باقی اندروں دادند۔ و آں انگشت کہ برائے
خود جدا کرده بودند۔ در ساعت وصال ایشاں
باتمام رسید و دیگر انگشت نماند دریں مرض تا صحت خادم و صحبت
برای آنحضرت زیادہ تر از حال صحت بوده۔
و مخدوم زادہائے عالی منزلت در صحبت حضور
می آوردند۔ روزے بیان معارف و حقایق
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چوں بمقتضائے
ضعف ایں ہمہ تکلم شده حضرت مخدوم زادگان
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ عرض کردند کہ حضرت
سلامت ضعف تحمل ایں ہمہ کلام نمیکند۔
معارف آں وقت صحت ترقی کنید۔ فرمودند
کہ وقت کجاست و فرصت کرا شاید کہ وقت
دیگر زبان یاری نکند و حضرت ایشاں از ضعف

انگیٹھی کے لاؤ۔ اسکے بعد ارشاد ہوا کہ ایک ہی روپیہ کے
لاؤ۔ اسواسطے کہ کوئی واعظ دلمیں کہتا ہی کہ اسقدر
فرصت کہاں ہے۔ جو دو روپیہ کے کوئلہ جلاؤ۔ شیخ حبیب
خادم نے عرض کی حضرت سلامت آئندہ
سردی کا ہے کام آئینگے۔ اسپر فرمایا کہ یا حبیب
اسقدر درازی وقت اور زندگی کی امید کہاں ہے
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کوئلہ آگئی۔ انہیں سے ایکروپیہ
کے جدا فرمایا کہ اسقدر ہمارے واسطے کافی ہیں
اور باقی ایکروپیہ کے زنانخانہ میں بھجوا دیئے۔
اپنے واسطے جو ایکروپیہ کی جدا کئے تھے وہ وصال کے
وقت تک ختم ہوگئے۔ اس حالت مرض میں صحت
کی حالت سے زیادہ تر علوم اور معارف آنحضرت سے
ظاہر ہوتے کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت اپنے
ظاہر و ہویدا آگیا۔ ایکروز معارف اور حقایق کے
بیان میں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف و ناتوانی کے
سبب طاقت گویائی کی نہ رہی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت
ضعف آپکو بہت ہوگیا ہی۔ بیان معارف کو
صحت کے وقت تک موقوف کیجئے۔ ارشاد ہوا کہ
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کسکو ہے۔
شاید دوسرے وقت زبان یاری نکرے۔ باوجود اس ضعف

ہمہ نمازہا را بے جماعت نگزاردند الا ماشاء اللہ تعالیٰ وقومہ وجلسہ ہا را ترک نفرمودند۔ وادعیہ و اوراد آنہ جمیل معتاد میخواندند۔ و ہیچ دقیقہ از دقائق شریعت و ہیچ ادبے از آداب اعمال فروگذاشت نکردند۔

در سر مو در رعایت جزئیات دقیقہ ملت بیضا از حال صحت تفاوت نبودہ۔

و در آن شب سہ شنبہ کہ روز وصال ایشان بود۔ فرمودند اصبح لیل اشتیاق بوصال حق جل و علیٰ باین عبارت گفتند۔ و اشارت بہ یقین روز وصال کردند۔ و بخدمہ حضور کہ بیمارداری ایشان میکردند۔ و دران شب فرمودند کہ شما بسیار محنت کشیدید۔ ہمین محنت امشب است و آخر بار جہت استغراق و فرو رفتگی بر ایشان غالب شدہ بود۔

دران وقت عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ عرض کردند کہ حضرت سلامت این غیبت شما از استغراق ست یا از خواب فرمودند کہ از استغراق ست بعضے معاملات و حقائق در میان ست۔

توجہ میکنم تا کجا منکشوف شود۔ و باتمام رسد

اور نا توانی کی کوئی نماز آنحضرت قدس سرہ بدون جماعت کی نہ پڑھی۔ الا ماشاء اللہ جیسا کہ چاہیئے قومہ اور جلسہ ادا فرماتے تھے۔ نیز دعا اور وظیفہ مقرر بہا معمول ادا فرماتے تھے۔ اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت سے اور کوئی آداب اعمال سے ترک نفرمایا۔ اصلا سرمو حالت صحت سے کسی جزئیات شریعت میں کسی طرح کا فرق نہوا۔ آخر رات منگل میں کہ دن وصال آنحضرت قدس سرہ کا تھا۔ فرمایا اصبح لیل یعنی صبح ہوئی رات اشتیاق وصال حق جل و علیٰ میں ساتھ اس عبارت بالا کے گویا ہوے اور دن وصال کا مقرر فرمایا۔ جو خادم بیمارداری اور خدمتگذاری کے واسطے حضور میں حاضر تھے اُنسے اُس رات میں فرمایا کہ تمنے بہت محنت اوٹھائی اب یہی رات محنت کی ہے۔

اسکے بعد بسبب ضعف کے استغراق و بیہوشی آپ پر طاری ہوئی۔ اُسوقت عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپکو استغراق سی ہے یا خواب سے۔

ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہے بعض معاملات اور حقائق درپیش ہیں۔ اسلئے توجہ کرتا ہوں

وآں معاملات را بایشاں بیان نمی نمودند
وآں معارف از غوامض اسرار الٰہیہ بوده و اکثر اوقات
دریں مرض وصایا میفرمودند و تحریص بمتابعت
سنت سنیہ والتزام ملت مرضیہ میکردند و میفرمودند
کہ شریعت را بدندان محکم باید گرفت۔
ونیز فرمودند کہ اَلنَّصِیْحَۃُ ھِیَ الدِّیْنُ
صاحب شریعت ہیچ دقیقہ را از دقائق
نصح فرو نگذاشتہ۔
ونیز فرمودند کہ بتجہیز و تکفین من رعایت اتباع
نبوی علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام
رعایت حدود شرعیہ بجا خواہید آورد و قبل
ازیں بحضرت معصوم پناہ فرمودہ بودند کہ میاں محمد معصوم سلمہ
کار ارتحال من پیش از تو خواہد شد۔
باید کہ اسباب تجہیز کفن من بسازی۔
ونیز وصیت فرمودند کہ قبر مرا در جای گمنام خواہید
ساخت۔ مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ عرض کردند کہ حضرت سلامت قبل ازیں
شما فرمودہ بودند کہ قبر من در گنبد فرزندی
محمد صادق خواہد شد۔
وآں موضع را تعیین فرمودہ بودند و شرافت
و برکت و نورانیت آنجا را بیان نمودہ بودند

تاکہ ظاہر ہو جائیں اور خاص عام کو پہنچیں اور ان
معاملات کو انہی بھی نہ فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اسرار
کی باریکیاں ہیں۔ اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بھی فرماتے اور اتباع شریعت بلند اور التزام
ملت پسند کی رغبت دلاتے تھے۔ اور فرماتے تھے
کہ شریعت کو دانتوں سے پکڑو۔
اور یہ بھی اسوقت ارشاد ہوا اَلنَّصِیْحَۃُ ھِیَ
الدِّیْنُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب شریعت نے
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔
اور یہ بھی فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت حدود شرع کی بجا لانا
اس سے پہلے حضرت معصوم پناہ کو فرمایا تھا۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے پاس سے
عنقریب رحلت کرونگا۔ اپنے ہمراہ سے
میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بھی وصیت فرمائی
کہ گمنام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اسپر میرے
مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی
کہ حضرت سلامت آپنے اس سے پہلے
فرمایا تھا۔ کہ ہمارے قبر گنبد میں فرزند محمد صادق
کی ہوگی اور جگہ قبر کی بھی آپنے معین فرمادی
اور شرافت و برکت و انوار اس جگہ کی بیان فرمائی تھی

الحال چنین میفرمایند فقیر بطور بطے گفته بودم - اما الحال
شوق من چنین است - واگر چنین نکنند نزدیک
والد بزرگوار نگهدارند - واگر اینهم نباشد در باغ
نگاهدارند - و قبر را خام گذارند - و پخته نکنند - چون
مخدوم زادگی دریں امور ایستادگی کردند -
فرمودند که شما مختار ید بصلاح شما گذاشتم - حین رحلت
آخر فرمودند که استنجا میکنم اگر طشت بیارند
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم خادم طشت معہود که ریگ
دروی انداخته بودند بیاوردند ظرف دیگر آوردند
فرمودند که درین ظرف قطرات خواهد جست
همان طشت بیار چون قرب وصال ایشان
مخلوم میکشیں بود - وی عرض کرد که میخواهیم
که قاروره حکیم بنمائیم - فرمودند که مرا برخیزانید
که من بول میکنم -
برداشتند بر فراش بر نشاندند -
درینجا عند جمیع بخاطر فاتر میرسد که چون ایشان
باطهارت نماز تهجد بودند -
و معلوم ایشان بود که وقت ارتحال نزدیک
تر است - بخواستند که بے طهارت
وصال فرمایند -
که فضائل مخصوص شدن بطهارت بسیار آمده است

آپ کیا فرماتے ہیں - فرمایا ہاں میں نے کہا تھا -
لیکن اسوقت مجھے یہی شوق ہے - اگر تمکو یہ منظور نہ ہو
تو قریب مزار والد بزرگوار کے دفن کیجیو -
اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو - تو باغ میں دفن کیجیو
اور قبر میری کچی رکھنا - پختہ نہ بنانا - جبکہ مخدوم زادہ
نے بہت کچھ اصرار کیا - تو فرمایا کہ تمہاری رائے پر
چھوڑا میں نے جو مناسب ہو کیجیو - رحلت سے پہلے
فرمایا کہ میں استنجا کرونگا - اگر طشت لاؤ -
اتفاقاً مولانا محمد قاسم آپکے خادم طشت بغیر
ریت کا لائے جسمیں ریت تھا اس طشت کو نہ لائے
فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے - وہ
ریت والا لاؤ - چونکہ کسیکو گمان آپکے وصال
کا تھا عرض کیا کہ قارورہ حکیم کو دکھائینگے
فرمایا کہ مجھکو اٹھاؤ اب میں پیشاب کرونگا -
پس لوگوں نے اٹھا کر بستر پر بٹھا دیا -
اس جگہ مؤلف کہتا ہے کہ اسوقت چند باتیں
میری خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز تہجد
باطہارت تھے - اور یہ آپکو معلوم تھا کہ وقت
رحلت کا بہت قریب ہے - چاہا آپنے کہ بغیر
طہارت کے رحلت فرمائیں اس واسطے کہ طہارت کے
ساتھ رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں -

آنکہ فرمودند کہ قطرات خم اہمند حسب اشارہ حدیث
اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ
عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
کردند و ایما دستیتی بر محفوظ گشتن خود ازاں
نمودند۔ دیگر آنکہ چوں مذکور حکیم ظاہر شد۔ ازاں
اعراض فرمودند۔ بحدیکہ ترک بول کردند۔
وچوں عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ
سرعت نفس ایشان مطالعہ نمودند۔
بافضل سما عرض نمودند کہ حضرت سلامت طبیعت
شما چون است۔ فرمودند کہ باخوبیم ایشان گفتند
حضرتم کدام خوبیست کہ شمارا باین حال می بینم
فرمودند کہ آن دو رکعت نماز مارا کافیست۔ مولانا
محمد ہاشم خادم نقل کردہ کہ فرمودند دو رکعت نماز
کہ کردیم کافیست و لفظ آن تنبیہ نمودند۔ این آخرین
تکلم حضرت ایشان است و ثبوت رسیدہ کہ
آخرین تکلم جمیع انبیا دربارہ نماز بودہ۔ ایشان گویا
اتباع انبیا علیہم الصلوۃ والتسلیمات نمودند۔
بعد از لحظہ جان گرامی از جسد لطیف آنحضرت مفارقت
نمود۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
ووقت ارتحال مضطجع بر یمین خود بودند۔ وکف
دست راست در زیر رخسارہ راست نہادہ بودند

اور یہ جو فرمایا کہ چھینٹیں اُڑیں گی یہ اشارہ حدیث شریف
کیطرف تھا۔ وہ حدیث یہ ہے۔ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ
الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
یعنی بچو پیشاب کے قطروں سے اسواسطے کہ اکثر قبر کا
عذاب اسکے سبب سے ہوتا ہے۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا
اُس سے اعراض فرمایا۔ یہانتک کہ پیشاب کرنا ترک کیا
جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
آنحضرت کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہو کر عرض کیا
کہ حضرت سلامت آپکے مزاج کا حال کیا ہے۔
فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا
کہ آپکو اس حالمیں دیکھتا ہوں۔ کونسی خوبی ہے۔
فرمایا وہ دو رکعت نماز ہمکو کافی ہے۔ اور مولانا
محمد ہاشم آپکے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت
نماز جو پڑہیں ہمنے کافی ہیں۔ لفظ آن کا فرمایا۔
یہ آخری گفتگو حضرت کی تہی۔ اس سے ثابت ہوا ہے کہ آخرین
تکلم تمام انبیا کا نماز کے بابت ہوا ہے۔ گویا آن حضرت
قدس سرہ نے بہی انبیا علیہم السلام کا اتباع کیا۔
بعد ایک لحظہ کے جان گرامی آپکے جسم مبارک سے
علیحدہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپکی وصال
کیوقت یہ کیفیت تہی کہ داہنے ہاتھ کی ہتیلی سیدہے
رخسارہ کی نیچے تہی۔ گویا کہ قبلہ [illegible]

و استقبال قبله داشتند بطریقی که سنت است
و آن روز سه شنبه بود - اول وقت چاشت بست و ششم ۲۶
شهر صفر سنه ۱۰۳۴ یکهزار و سی و چهارم و عمر شریف ایشان
موافق سنه شریف پیغمبر بود علیه الصلوة والسلام
گویا این دقیقه اتباع را نیز فرو گذاشت نکردند و سه روز
از تاریخ وصال آن سرور علیه الصلوة والسلام پیشتر ارتحال
فرموده.
چه بر قول اکثر علما آن سرور علیه الصلوة والسلام دوم
ربیع الاول رحلت فرموده اند و ایشان بست و نهم ۲۹
صفر و بست و نهم ایشان ربیع الاول خود گذشت.
پس باین حساب سه روز پیشتر از پیغمبر خود علیه الصلوة والسلام
از عالم رحلت شدند.
گویا رعایت ادب کرده اند نسبت بآن سرور علیه الصلوة والسلام
تا در جمیع امور برابری لازم نیاید - و گمان این احقر حقیر
ایام بیماری ایشان بعدد سالهای عمر ایشان بود.
بحکم حدیث حمی یوم کفارة سنة
مرض هر روز کفاره هر سال ایشان گردانیده
اکنون کرامت وقت وصال حضرت ایشان نقل کنیم
آنکه این حقیر وقت غسل ایشان حاضر بود دیدیم که
خواستند که دست [illegible] ایشان را بر زیر دیدیم که دستها بر
ناف بسته اند.

خواب استراحت فرما رہے تھے سنہ ۱۰۳۴ ایک ہزار
چونتیس ہجری کی تاریخ انتیسویں ۲۹ صفر کو منگل کے دن چاشت
کے وقت رحلت فرما ہوئی۔ عمر شریف آپکی موافق
سنہ شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوئی۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہ چھوڑا۔
لیکن بسبب رعایت ادب کے تاکہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لازم نہ آئے
تین دن پہلے تاریخ وصال جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ بایں حساب کہ
تاریخ انتیس ۲۹ کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا۔
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما گئے۔
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس انتیسویں ۲۹ صفر کو
رحلت گزیں ہوئے۔ گمان قاصر میں اس حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا سالہائے عمر کے برابر تھا۔
بموجب حدیث شریف حمی یوم کفارة سنة
یعنی ایک روز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے
اب بیان کرامت و کرامات جو بعد وصال آنحضرت
ظاہر ہوئیں نقل کرتا ہوں۔ کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے جسم مبارک جو دیکھا جب تک غسل دیتے رہے
[illegible] دیکھا [illegible]

وانہام با خنصر حلقہ دادہ چنانکہ در نماز مستحب است۔
و پیش ازیں بعد ارتحال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ دستہا و پاہائے ایشاں را دراز کردہ بودند
چنانکہ متعارف است۔
چوں دریں وقت قبض دیں مشاہدہ کردند۔ حضار را
بسیار تعجب روے نمودہ۔ وایں قبض بدیں از اعظم خوارق
و اعجب کرامات است کہ از حضرت ایشاں بظہور رسیدہ
و چوں جامہا فرود آوردند۔ و بر سریر غسل مستلقے
کردند۔ درآں حال کہ پای مبارک ایشاں بجانب
مغرب کردہ بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر طریق
مسنون است چنانکہ در روضۃ الاحباب و غیر آں از
کتب فقہ و سیر مبین است۔ و دیدیم کہ تبسم فرمودند تا سریر
غسل بودند تبسم داشتند تعجب حاضراں زیادہ تر شد
بعد ازاں ایشاں را وضو دادند و دستہا مبارک ایشاں را
باز دراز کردند و راست ساختند۔
و بر بسیار مضطجع گردانیدند و غسل طرف یمین کردند۔
چوں بر جانب یمین مضطجع ساختند باز دست راست
بر دست چپ بستند۔ و چوں اضطجاع بجانب یمین بود بایستے
دست راست بر دست چپ نمی ایستاد و سوی افتاد اما چناں
باختیار و قدرت قبض کردہ بودند کہ نیفتاد۔
حالانکہ اعضائے شریف ایشاں از موم نرم تر بود

آپ ناف پر باندھے ہوئے ہیں۔ اور انگوٹھے کو ساتھ چھنگلیا کے
حلقہ کیے ہوئے ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب ہے۔ باوجودیکہ
رحلت فرمانے کے بعد حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ اللہ
نے آپکے ہاتھوں اور پاؤں کو دراز کر دیا تھا۔
جیسا کہ دستور ہے جسوقت کہ دونوں ہاتھ آنحضرت
قدس سرہ الاقدس کے ناف پر بندھے ہوئے دیکھے۔
حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ عجیب کرامت
حضرت سے ظاہر ہوئی۔ اور جب لباس مبارک جسد سے
اتارا اور تخت پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریقہ مسنون
پای مبارک جانب مغرب اور سر مبارک جانب
مشرق خود بخود ہے جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ
اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا ہم نے کہ آپ مسکرا رہے ہیں
اور غسل دینے کے وقت مسکراتے رہے حاضرین کو اس بات سے
اور زیادہ تعجب ہوا جسوقت آپکو وضو کرا چکے۔
دونوں ہاتھوں کو سیدھا پھیلا دیا۔ اور الٹی کروٹ
آپکو دیکر سیدھی جانب پھرایا۔ اور جب سیدھی
طرف کو لٹایا آپنے سیدھے ہاتھ کو الٹے پر باندھ لیا۔
حالانکہ قاعدہ ہے جب سیدھی طرف لٹاتی ہیں سیدھا ہاتھ
الٹے پر ہرگز نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے۔ مگر آپنے
گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا۔ کہ نہ گرا۔
حالانکہ اعضائے شریف آپکے موم سے بھی زیادہ تر نرم تھے

چون بعد غسل ایشان را جہت تکفین بر نعش آوردند
دو دستہا دراز کردند حضار می دیدند کہ دستہا مبارک
باہم مے آمدند تا آنکہ بر بند دست چپ بند دست راست زیر ناف
قبض کردند و خنصر را با ابہام حلقہ دادند چنانکہ در
نماز مسنون است۔ غوغا از حضار برخاست عارف
ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند
کہ چوں مرضی ایشان دریں است بگذارید۔ صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كما تعيشون تموتون ذلك
فضل الله يؤتيه من يشاء
والله ذو الفضل العظيم ط

وایشان را بسہ جامہ سفید تکفین نمودند۔ لفافہ
و قمیص و ازار و چاک قمیص از دو طرف شکافتہ بودند چنانکہ
از روی روایت مفتے بہ است۔ ایشان را عمامہ ندادند
چہ اتفاق جمیع محدثان و فقہا برآں رفتہ کہ آں سرور را
صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کذا حضرت ابوبکر
را رضی اللہ تعالے عنہ چنانچہ از صحاح و اصول مستفاد است
و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست
کہ عمامہ در کفن مکروہ است۔
و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر بہ ہمین
است۔

جب آنحضرت کی لاشہ مبارک کو مقدس غسل دینے کے بعد
واسطے کفن پہنانے کے لائے اور ہاتوں کو پھیلایا۔
حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دست مبارک پھر باہم آ گئے۔
یہانتک کہ اُلٹے ہاتھ کے پہنچے پر داہنے ہاتھ کو ناف
کے نیچے باندھ لیا۔ اور چھنگلیا کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ کیا۔
جیسا کہ نماز میں مستحب ہے۔ حاضرین نے یہ عجیب باتیں
دیکھکر شور و غل مچایا۔ اسوقت میر مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے
اسیطرح چھوڑ دو۔ سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے۔ یعنی جسطرح زندگی بسر کرتے ہیں اُسیطرح
مرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالے کا فضل ہے جسکو چاہے دیوے
اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے۔

اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑہ کا کفن دیا۔ ایک لفافہ
دوسرا قمیص تیسرا ازار۔ اور چاک قمیص کا دونوں طرف سے
مونڈھوں کے کیا تھا جیسا کہ روایت مفتی بہ ہے۔
اور آپکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندھا اس لئے کہ تمام
محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے۔ کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں دیا تھا۔ اور نہ حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو۔
جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے۔ اور جامع الرموز
میں زاہدی سے نقل کیا ہے۔ کہ صحیح تر قول یہی ہے

چنانکہ گفتہ وَلَیْسَ فِی الْکَفَنِ عِمَامَۃٌ
عِنْدَنَا وَاسْتَحْسَنَ الْبَعْضُ و
سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی نیز تاکید در منع
عمامہ بودہ اند۔ و نیز حدیث اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
وِتْرٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ مقوی آں سنت و آنچہ بعضی
از متاخرین استحسان عمامہ کردہ اند بر طریق صحہ
اطلاق آں و بے تفسیر آں بود شدہ کہ مآل آں بہ بدعت
حسنہ است۔ چنانکہ قول ایشاں وَاسْتَحْسَنَ
الْاِسْتِصْنَاعُ مؤید ایں معنی است چہ استصناع
بقول ہیچکس مستحب نیست فَکَذَا ہٰذَا اِذِ الْ
حُسْنُ مَا یُقَابِلُ الْقُبْحَ وَ ھُوَ یَحْتَمِلُ الْمُبَاحَ
اَیْضًا فَیُحْمَلُ عَلَیْہِ تَطْبِیْقًا۔

و امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرمودہ
کہ از مبتدعات امور آں است کہ عمل سنت را بہ مقابل
اہل عصر متروک میسازند۔
و آں قبیح است۔
چہ ممکن نیست فضل عمل اہل ایں عصر بر عمل آں سرور و اہل عصر
آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں خیر القرون است
و ایں شر القرون۔
و بسط ایں سخن بایں رسالہ گنجایش ندارد۔
اگر خفائے ماندہ باشد باحیاء رجوع نمایند۔

کہ عمامہ کفن میں دینا مکروہ ہے۔ اور عبارت امام ابن ہمام کی
شرح ہدایہ میں بھی اس معنی پر دال ہے جیسا کہ کہا ہے
یعنی ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ دینا جائز نہیں۔
بعضی نے بہتر جانا ہے۔
اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی منع عمامہ
عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی۔
یعنی اللہ تعالے تو طاق ہے۔ اور دوست رکھتا ہے
طاق کو۔ اس امر کی تقویت کرتی ہے۔ اور بعض متاخرین
نے عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ درصورت صحیح ہونے
اس روایت کے مآل اسکا بدعت حسنہ ہوگا جیسا کہ
انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہے طلب کیا
صنعت کی۔ اور استصناع کسیکے نزدیک
مستحب نہیں ہے جیسی کہ حسن وہ ہے۔ جو مقابل ہو
قبیح کا اور وہ احتمال رکھتا ہے مباح کا۔
اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بدعات امور سے
وہ امر ہے کہ مقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو
چھوڑ دیتے ہیں یہ قبیح ہے۔ اسواسطے کہ عمل اہل اس عصر کا
عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کسیطرح بہتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خیر القرون وہ
اور یہ شر القرون ہے۔ اور اس کلام کی تفصیل اس رسالہ میں گنجایش نہیں رکھتی

در حال حیوٰة هم عمل آنحضرت قدس سره الاقدس
چنین بود۔ که اموات را عمامه نمی دادند۔
و این را خلاف سنت می دانستند و عمل سنت سنیه
را بغایت راغب و مراغب بودند۔
چنانچه اظهر من الشمس است۔
و حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمه نیز بامامت نماز
جنازه کردند۔ و بعد از نماز جنازه برائے دعا توقف
ننمودند۔ که مقتضاے سنت سنیه ہمیں است
و در فتاوے سراجی وغیره از کتب معتبره آورده
که بعد از نماز جنازه ایستادن و دعا خواندن مکروه است
هر چند عمل بعضے انام درین ایام بر خواندن دعا بعد
نماز جنازه واقع شده۔ اما چوں مخالف سنت سنیه
و روایت است۔ بنا بر آں ترک آں کردند۔
و بعد از آں ایشاں را در قبه منوره نگاه داشتند
که قبل ازیں سالها در صدر حیوٰة مخدوم زاده کلاں خود
ساطع نور آنجا مشاهده کرده بودند و معلوم ساخته که
مرقد مطهر ایشاں آں موضع خواهد شد۔ و این راز را بصاحب موصوف گفته بودند
اتفاقاً صاحب سر مخدوم زاده اعظم سبقت کردند
و ایشاں را بعد استخاره ها در آنجا نگاه داشتند
و مدفون نمودند۔
که محاذی قبر فرزند مرا نگاه خواهید داشت

جسکو منظور ہو۔ احیاء العلوم میں دیکھ لے۔ اور آنحضرت
قدس سرہ الاقدس نے بھی اپنی حیات ظاہری میں
کبھی کسی میت کو عمامہ نہیں بندھوایا۔ اسواسطے کہ
اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ
عمل سنت کے کرنے پر نہایت راغب تھے۔
یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ اور میرے مخدوم زادے شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ نے نماز جنازہ کی پڑھائی۔ اور بعد نماز جنازہ کے
دعا کے واسطے توقف نہیں کیا۔ اس واسطے کہ سنت
یہی ہے۔ فتاوے سراجی وغیرہ میں کتب معتبرہ سے
نقل کی ہے۔ کہ بعد نماز جنازہ کے کھڑا ہونا اور دعا
پڑھنا مکروہ ہے۔ ہر چند کہ بعضے لوگ اس زمانے میں بعد نماز
جنازہ کے دعا پڑھتے ہیں لیکن یہ عمل خلاف سنت ہے
پس مناسب ہے کہ یہ نہ کریں۔ اور موافق سنت کے کریں
بعد اسکے آنحضرت قدس سرہ کو قبہ منورہ میں حضرت
خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ کے دفن کیا۔ اسواسطے
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس نے خواجہ
محمد صادق رضی اللہ عنہ کی حیات میں اس جگہ ایک نور دیکھا
تھا۔ اور معلوم ہو چکا تھا۔ کہ مرقد مطہر آپکا اسی جگہ ہوگا
بلکہ اس راز کو خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ سے ظاہر کیا تھا
مگر اتفاق سے انہوں نے حضرت سے پہلے رحلت کی
لہذا استخارہ کے بعد مخدوم زادہ موصوف کو اسی جگہ دفن کیا

که آنجا روضه از ریاض جنت می یابم و آنجا دفن کنند
چنانچه تفصیل این معنی در مکتوبی از مکاتیب بتفصیل
نوشته اند۔
واین اخبار و وقوع بر طبق آن از خوارق آنحضرت است
قدس سره الاقدس۔
و قبر ایشان را قدر شبر بلند ساخته مسنم کردند
و در روز وصال ایشان اطراف آسمان بغایت
سرخ شده بود۔
گفته اند که سرخی آسمان گریه است۔
بر دوستان حق جل علا کما فی تشریح الصدور
وبلغنا ان السموات والارض یبکیان
علی المؤمن وفیه ایضا ان بکاء السماء
حمرة اطرافها وفیه ایضا عن سفیان
الثوری قال کان یقال هذه الحمرة
التی تکون فی السماء بکاء السماء
علی المؤمنین
و بعد از ارتحال ایشان بسه چهار روز صلاح آثار
شیخ میر محمد سلطانپوری که از مریدان ایشان است
نقل کرده که شب متوجه بودم که حضرت ایشان را در خواب
ببینم۔ اتفاقا شب بسر شد۔ روز دیگر وقت
پیشین در مسجد ایشان به نماز آمدم۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر متصل میرے
فرزند کی قبر کے کرنا۔ اسواسطے کہ اس جگہ ایک روضہ
باغ جنت سے پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات
شریف کے ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔
اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور اسیطرح معاملہ کا
واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے ہے
اور قبر آپکی بقدر ایک بالشت بلند مثل کوہان شتر کی بنائی
اور آپکے وصال کے دن کنارے آسمان کے نہایت
سرخ ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا
ہے۔ دوستان حق جل و علا پر جیسا کہ تشریح الصدور
میں ہے یعنی پہنچی ہے بات کہ آسمان اور زمین روتے
ہیں واسطے ایمان دار کے۔ اور یہی اس شرح
میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اسکے کناروں کا
سرخ ہونا ہے۔ اور اسی شرح میں حضرت سفیان ثوری سے
منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان
اس جہت سے ہے کہ وہ رونا ہے اسکا مرنے سے مومن کے
اور آپکے رحلت فرمانے سے چار روز بعد شیخ محمد سلطان
پوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ کے ہیں نقل کرتے ہیں
رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو
خواب میں دیکھوں اتفاقا رات تمام ہو گئی۔ دوسرے روز
ظہر کے وقت مسجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا میں

موذن اقامت گفت و مردم جهت نماز ایستاده شدند
و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمه ربه امام بودند۔
و من در پس ایشان ایستادم۔ بچشم سر دیدم
که حضرت ایشان برابر من ایستاده از دست مرا
گرفتند۔ و بخود متصل ساختند۔
تا فاصله درمیان نماند۔
و تا آخر نماز ایشان را میدیدم فرجی شالی زرد پوشیده بودند
و سجی در پا داشتند۔
و من بتعمق در نظر کردم که مبادا از وهم باشد۔
دیدم که شخص بے ریب و شک ایشان اند۔
وقتی که سلام دادیم دیدیم که هیچکس نیست۔
چون شیخ پیر محمد این سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمه ربه فرمودند که من هم ازین قبیل
چیزے دیده ام امشب در حجره جماعت خانه بودم۔
ناگاه سحرگاه دیدم که حضرت ایشان از راه دور
در آمدند۔
و بر بستر من نشستند۔ و مرا در بر گرفتند
سینه بمن متصل شد۔
فی الحال از نظر من غائب شدند۔
و شیخ عبدالعلیم بن حقائق آگاه مرحومی شیخ احمد برکی

موذن نے تکبیر پڑھی اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے
ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد معصوم سلمہ ربہا امام تھے۔ اور میں اُنکے پیچھے
کھڑا ہوا۔ اُسوقت مینے اپنی اِن آنکھوں سے دیکھا
کہ آنحضرت قدس سرہٗ میرے برابر کھڑے ہیں
اور اپنے دست مبارک سے مجکو پکڑ کر اپنے قریب
کر لیا۔ تاکہ فاصلہ درمیان میں نہ رہے۔ آخر نماز تک
آپکو دیکھا مینے اور آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے تھے
اور آپکے پاے مبارک میں موزے تھے۔ اُسوقت مینے
بغور دیکھا۔ کہ شاید وہم و خیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے
ریب بلاشک آنحضرت قدس سرہٗ ہیں
جب نماز ختم ہوئی تو آپکو نپایا۔ جب یہ بات شیخ پیر محمد نے
بیان کی۔ اسکے بعد عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مینے بھی اسطرح کا
واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ کے
حجرہ میں تہا صبح کیوقت دیکھا مینے کہ آنحضرت
قدس سرہ راہ دور سے تشریف لاکر میرے
بستر پر رونق افروز ہوے۔ اور مجکو اپنے سینہ
مبارک سے لگایا۔ مجھپر آپکا رعب طاری ہوا۔
کہ فوراً نظر سے غائب ہوگئے۔
اور شیخ عبدالعلیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد برکی کے جو مرحوم ہوگئے

نقل کردہ کہ فیروز خان بنگی در حضور حضرت مخدوم زادہ ہا
آمدہ نقل کرد۔ کہ بیمار بود در آں بیماری متوحش
او می شد۔ و او می پرسیدیم کہ تو حضرت ایشاں را
دیدہ بودی صورت مبارک ایشاں ہیچ یاد تو
ماندہ ہست۔ گفت حلیہ مبارک و ریش شریف ایشاں
در نظر من ہست۔
گفتم پس ہمیں را در نظر دار۔ تا وسواس بر طرف شود
بطفیل حفظ صورت ایشاں حق عز اسمہ صحت بخشد
ناگاہ خوابی در ربود گفت می بینم کہ حضرت ایشاں
حاضر اند۔ و می فرمایند کہ بابا بخدا رسیدیم
و در بہشت در آمدیم
اول پائے راست در بہشت در آوردیم
بعد ازاں سر بعد ازاں پائے چپ در آوردیم
و قدم خدا گرفتم۔
گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برساں
تا قدم او بگیرم۔ فرمودند کہ ہنوز وقت تو و وقت فرزنداں
من نہ رسیدہ است۔
چوں از خواب بیدار شد صحت یافتہ بود و ہیچ اثرے از ضعف
و وسواس نماندہ۔
و بعد از دو روز ازیں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشاں
از عالم رفتند۔ و دار فانی حضرت مخدوم زادہ

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خاں بنگی نے حضور میں
حضرت مخدوم زادوں کی نقل کی کہ اُن کا میرا بیمار تھا
اور شدت بیماری سے تڑپتا تھا۔ میں نے اُن سے
دریافت کیا۔ کہ تو نے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکھا تھا۔ اب وہ صورت مبارک آپکی کچھ یاد ہے۔
اُسنے کہا کہ حلیہ مبارک و داڑھی شریف آپکی میرے
نظر میں ہے۔ میں نے کہا تب اسکو نظر میں رکھ۔
یہانتک کہ وسواس دور ہوں۔ اور آپکے طفیل سے
حضرت حق سبحانہ عز اسمہ صحت بخشیگا۔ یکایک اسکو
نیند آگئی۔ اور کہا دیکھتا ہوں میں۔ کہ آنحضرت قدس سرہ
موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا ہوں میں
اور بہشت میں آیا ہوں اوّل سیدھے پاؤں کو بہشت
میں رکھا میں نے۔ اسکے بعد سر کو۔ اور بعد اسکے اُلٹا پاؤں
رکھا۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا ہوں اور خدا کے قدم کو
پکڑا میں نے۔ کہا میں نے کہ حضرت سلامت مجکو بھی خدا تک
پہنچائیے۔ تاکہ میں بھی خدا کے قدم کو پکڑوں
فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے
جبکہ میں خواب سے بیدار ہوا اپنے کو صحیح و سالم پایا
اور کوئی اثر وسواس کا مجھ میں نہ رہا۔ بعد دو روز کے
یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس نے اس عالم سے
رحلت فرمائی ہے۔ میرے مخدوم زادہ رفت ...

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند۔
کہ من حضرت ایشان را در واقعہ دیدم پرسیدم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر نکیر چون گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ وتعالے بکمال رحمت من
فرمودند۔ کہ اگر تو اذن دہی این دو فرشتے در قبر تو
بیایند۔ و برقع پائے تو لحظہ بچسپند۔
عرض کردم کہ الٰہی این دو فرشتے در حضرت تو بندہ اند
اوشمن نیایند۔ ایزد متعال نہایت افت خود را
شامل حال من کرد۔ وایشان را پیش من نفرستاد
پرسیدم کہ حضرت سلامت از ضغطہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شدالا اقل قلیل و با محمد ہاشم خادم
ایستادہ است میگوید۔ کہ ایشان را بر سبیل تواضع
میفرمایند۔ الا ضغطہ نشدہ است۔
وفقیر حقیر بدرالدین عفی عنہ بعد از ارتحال ایشان
پنج شش روز واقعہ دیدہ کہ گویا در راہے میگذرم
و شیخ فرید فاروقی در خورد از حضرت ایشان پرسیدم
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔
و بہ عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کتابت می نویسد۔
فقیر در رسید۔ دیدم کہ مینویسند
بالکر ... را ... کردہ۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت
قدس سرہ الاقدس کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا مینے
کہ حضرت سلامت سوال منکر نکیر کا کیونکر گذرا۔ فرمایا
کہ حضرت حق سبحانہ وتعالے نے مجھسے بکمال عنایت
فرمایا۔ کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدمبوسی کریں
عرض کیا مینے کہ الٰہی یہ دونوں تیری ہی بارگاہ قدس کے
دروازہ پر رہیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر نے نہایت
مہربانی میری حال پر فرمائی ان فرشتوں کو میری پاس نہ بھیجا
اسکے بعد دریافت کیا مینے حضرت سلامت قبر کی
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر نہایت
کم۔ محمد ہاشم آپکے خادم کہڑے تھے۔ انہوں نے
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلا تنگی
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر بدرالدین عفی عنہ مؤلف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چہ روز بعد رحلت حضرت کے مینے
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ سے گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی راہ میں ملے مینے حضرت کو انسے دریافت کیا
جواب دیا کہ خلوتخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔
اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر بہی اندر پہنچا۔
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خدا کی ... کیا

عنوان مکتوب این بود که ما خود نگاهبانی این جهانیم ما
از جهان گذشتیم و در آن جهان نشستیم إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ
رَاجِعُونَ ما بیشتر نمانده۔ بعد از آنکه کتابت را سجیده بر بالای
نوشتند۔ این کتابت میر نعمان خاص و عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمه ربه نقل کرده‌اند که حضرت ایشان را در واقعه دیدم
که انعامات خداوندی جل شانه بعد از انتقال در باب ایشان
فرموده‌اند بیان میفرمایند و بفضل ایزدی شکر میکنند۔ عرض کردم
که حضرت سلامت شما را از نعمتهای خود نصیبه عطا کرده‌اند۔
فرمودند بلے مرا از جماعت شاکران گردانیدند۔
عرض کردم که در قرآن مجید واقع شده است۔
وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ از این آیه
مستفاد می‌شود که آن جماعت پیغمبران اند۔
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنه فرمودند
آری۔ اما مرا بفضل و کرم خود مرا داخل آن جماعت کرده‌اند
و تاریخ وصال ایشان آنچه بنده یافته بود۔
انیست۔
که از لفظ جاه تربت پاک هویداست انیست۔

خط کا عنوان یہ تھا کہ ہم خود نگہبان اس جہان کے ہیں ہم جہان سے
گذر گئے اور اس جہان میں آ گئے تحقیق ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسکی
طرف جانیوالے ہیں۔ اسکے آگے کا واقعہ یاد نہیں رہا۔
بعد وصال کے اسکے اوپر عبارت لکھی یہ خط میر نعمان کا ہے جو خاص
اور عارف ربانی میری مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کو مینے خواب میں دیکھا کہ انعامات
اللہ تعالے جل شانہ کے آپ پر جو بعد وصال کے ہوئی ہیں ان انعامات
خداوندی کو آپ بیان فرماتے ہیں اور شکریہ کرتے ہیں مینے عرض کیا
کہ حضرت سلامت خاص اپنی نعمتوں سے اللہ تعالے نے آپکو عنایت فرمائی ہیں
فرمایا۔ ہاں مجکو شاکروں کے گروہ میں گردانا ہے۔
مینے عرض کیا کہ قرآن شریف میں آیۂ کریمہ وَقَلِيلٌ مِّنْ
عِبَادِيَ الشَّكُورُ شان میں جماعت پیغمبروں کی ہے
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے۔
فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مجکو اس جماعت
میں داخل کیا۔
اور مؤلف نے سالم لکھا کہ تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو
خیال میں آئی وہ یہ ہے یعنی لفظ جاہ تربت پاک سے ظاہر ہے

بیت

مسمے احمد مرسل سفر کرد	ز هجر او فلک را سینه چاک
بخاک تربتش جستم چو تاریخ	نگه کردیم جاه تربت پاک

۱۰۳۴

تمام ہوا رسالہ وصال احمد

منقبت حضرت امام ربانی تصنیف مؤلف

تم سا ہے مجدد کون ولی سلطان عالم سرہندی
ہے شان تمہاری العلی سلطان عالم سرہندی

تم نائب احمد احمد ہو تم پیارا احمد کی بیجد ہو
تم سا نہوا ہے کوئی ولی سلطان عالم سرہندی

تعریف بہلا ہو آپکی کیا حیراں یاں ہی فکر رسا
کہتے ہیں سبھی فرشی عرشی سلطان عالم سرہندی

کیا رتبہ عالی ہو بیاں مجھ عاجز سے اے شاہ شہاں
تم سارے جہاں کے ہو ہادی سلطان عالم سرہندی

از فرش زمیں تا عرش بریں کہتے ہیں تمہیں سب اہل یقیں
محبوب خدا محبوب نبی سلطان عالم سرہندی

اے ابر سخا بحر عطا اے مہر لقا اے شمع ہدیٰ
قربان تمپر جان میری سلطان عالم سرہندی

تم شاہ ہدیٰ تم راہ نما تم نائب خدا ہو نور خدا
تم یکتا ہو تم لاثانی سلطان عالم سرہندی

تم شاہ شہاں تم فخر زماں تم جان جہاں تم شمس عیاں
قرباں ہیں تمپہ میری سلطان عالم سرہندی

لاکھوں ہیں ستارے گم جیسے اے شمس ضیا میں گم
قربان تہہ سے مرشد ہیں سلطان عالم سرہندی

اے مہر ولایت شاہ شہاں اے شمس ہدایت جان جہاں
سب کے لیئے ہو جان ربی سلطان عالم سرہندی

میں در پہ تمہارے آیا ہوں اور چند طرح دیں لایا ہوں
ہو جائیں یہ پوری میری ہی سلطان عالم سرہندی

اس در کا گدا عالی شاہا یہ گم کردہ رہ ہوں میں آیا
اب کیجئے میری راہبری سلطان عالم سرہندی

اشعر حزیں کو اب شاہا دو خواب میں اپنا جلوہ دکھا
مدت سے تمنا ہے اسکی سلطان عالم سرہندی

تمام شد

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع مختصر اوصاف و تاریخ ولادت و وفات و جائے مزار

نمبر شمار		بسم اللہ الرحمن الرحیم	
۱	حضرت محمد رسول اللہ آپکی تعریف میں دل تنگ زبان عاجز ہے آپ خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین سرور عالم فخر بنی آدم محبوب خدا ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم حضور کی ولادت باسعادت بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول بسال فیل بعد چھ سو برس حضرت روح اللہ عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول ۱۱ ہجری مقدسہ مزار مقدس و مطہر مدینہ طیبہ در حجرۂ شریف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا		
۲	امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۔ آپ خلیفۂ اول و جانشین یار غار جناب رسول مقبول ہیں ۔ آپ دریائے عشق نبی میں غرق تھے ۔ اسی وجہ سے آپکو سب کچھ حاصل ہوا ۔ اور نسبت اور رابطہ سے تکمیل پائی ۔ جامع کمالات صوری و معنوی ہوئے ۔ اور تمام اصحاب کرام سے افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہوئے ۔ ولادت آپکی بروز پنجشنبہ بتاریخ پندرہویں ربیع الاول بعد دو برس چار مہینے واقعہ فیل کے ۔ وفات آپکی بروز شب سہ شنبہ بائیسویں جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ و روضۂ مقدس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے		
۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ بڑے جان نثار حبیب کبریا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپنے فیض باطنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا ۔ اور آنکی خاص توجہ سے مرتبۂ تکمیل کو پہنچے ۔ آپ ملک پارس میں پیدا ہوے ۔ زبان آپکی فارسی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا آب دہن آپکے منہ میں ڈالا اُسوقت سے عربی زبان سمجھا ہیں یا تاکہ ایک ہرن اور ایک پرند آپکے بلانے سے فوراً حاضر ہوا ۔ وفات آپکی رسول اللہ (۱۰) دسویں ...		

مزار مبارک آپکا مداین میں ہے۔

۴ حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رض آپ کبار تابعین اعاظم فقہائے مدینہ منورہ
سے ہیں آپکی پرورش آپکی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے کی۔ اور فیض باطنی
آپنے حضرت سلمان فارسی رض سے حاصل کیا۔ آپکی عمر سو (۱۰۰) برس سے زیادہ ہوئی۔ مزار
مبارک درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہے۔ وفات آپکی چوبیسویں (۲۴) جمادی الاول سنہ ھ میں ہوئی۔

۵ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت امام حسین رض کے پرپوتے
اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رض کے نواسہ ہیں۔ فیض باطنی حضرت امام قاسم سے پایا۔ آپ
بڑے کاملین اولیا میں ہوئے ہیں۔ ولادت آپکی بروز سہ شنبہ بتاریخ آٹھویں رمضان
شہر لبت سنہ میں۔ اور وفات بروز دوشنبہ بتاریخ پندرہویں رجب ۱۴۸ھ میں ہو۔ مزار مبارک مدینہ
منورہ مقام بقیع قبہ اہل بیت میں ہے۔

۶ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بڑے اولیا کاملین سے ہیں
آپنے ایک سو تیرہ (۱۱۳) بزرگوں کی صحبت و خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق رض
کی فیض روحانیت سے مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ بڑے صاحب کرامت و مقامات تھے
ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفعہ ایک حالت میں آپنے فرمایا
سُبْحَانِی مَا اَعْظَمَ شَانِی دوسرے دن لوگوں نے کہا۔ کہ آپنے یہ کلمہ کہا تھا۔
آپنے فرمایا اگر پھر میں یہ کہوں۔ تو تم اسے شرعی دنیا۔ جب دوبارہ پھر اُسی حالت میں آپکی زبان سے
یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو موجب ارشاد کے بعض نادان مریدوں نے چھریاں ماریں مگر آپ پر
مطلق اثر نہوا۔ ایک بے ادب نے اپنا پاؤں آپکے قدم مبارک پر رکھدیا۔ وہ شخص فوراً کوڑھی ہوگیا
ایکبار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ پر دو جانور نکلے اور چاہا کہ آپکو اپنے اوپر
بٹھا کر پار پہنچا دیں۔ آپنے فرمایا ہم اس پر فخر نہیں کرسکتے۔ اجرت دیکر کشتی پر جائینگے۔ ہمکو کرامت
سے کیا ہے۔ ولادت آپکی ۱۳۱ھ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرہویں شعبان ۲۰۶ھ میں

ہوئی۔ مزار مبارک شہر بسطام میں۔ یہ شہر ملک فارس میں ہے۔

٧ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ بڑے اولیاء کاملین سے غوث زمانہ تھے۔ آپنے تربیت حضرت بایزید رضؓ کی روحانیت سے پائی۔ اور تکمیل کو پہنچے۔ اور ظاہری سلسلہ آپکا حضرت بایزید رضؓ تک اسطرح ہے۔ کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر مولانا ترک طوسی رضؓ کے اور وہ مرید حضرت ابویزید عشقی رضؓ کے۔ اور وہ حضرت شیخ محمد مغربی رضؓ اور وہ حضرت بایزید بسطامی رضؓ کے آپ بڑے صاحب کرامات تھے۔ ایکروز ایک جگہ آپنے زمین کھودی تو بہت سی چاندی اور سونا۔ اور جواہرات نکلا آپنے سبکو پھینک کر فرمایا۔ کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے ایکدفعہ گرم تنور میں آپنے دست مبارک ڈالکر زندہ مچھلی نکالی۔ ایک دفعہ آپ دیوار تعمیر فرما رہے تھے۔ اور شیخ بوعلی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اتفاقاً بسولی نیچے گر پڑی۔ پھر وہ بسولی خود بخود آپکے ہاتھ میں آگئی۔ یہ دیکھکر شیخ حیران ہوگئے۔ ایکبار محمود بادشاہ کو آپنے اپنا پیراہن مبارک دیا۔ جب محمود سومنات کی لڑائی پر گئے۔ اور بڑی مشکل پیش آئی۔ یعنی شکست کا وقت قریب آگیا۔ اُسوقت محمود نے پیراہن مبارک اپنے ہاتوں میں لیکر دعا مانگی کہ الٰہی اِسکی برکت سے فتح دے۔ اللہ تعالےٰ نے اُنکو فوراً فتحیاب کیا۔ شب کو خواب میں آپنے محمود سے فرمایا۔ کہ تو نے میرے پیراہن کی کچھ قدر نکی۔ اگر تو اُن سب کے اِسلام کے واسطے دعا مانگتا۔ تو اللہ تعالےٰ سبکو مشرف باسلام فرماتا۔ وفات آپکی شب عاشورہ محرم ۴۲۵ھ میں ہوئی مزار مبارک خرقان میں ہے۔ خرقان مضافات بسطام سے ہے۔

٨ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضؓ سے پایا آپکے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جسمیں گوشت رکھا تھا۔ بہوت گئی سلاور گوشت کتا کہا گیا۔ آپنے بدون اُنکے عرض کرنیکے اُنسے فرمایا۔ کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا اُسکی ہانڈی بھی اُبو بہو ... کر دی جاتی ہے۔ اور گوشت کُتا کہا لیتا ہے۔ وفات آپکی ۴۳۴ھ میں

اور وفات چوتھی ربیع الاول سنہ [illegible]ھ کو ہوئی۔ مزار پر انوار طوس میں ہے جسکو اب مشہد کہتے ہیں
اور فارمد ایک موضع ہے مضافات طوس سے

9 حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی سے پایا۔ اور کملائے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات کتاب رتبت الحیات اور منازل السالکین اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی بن غیش رضہ سے چند جز پائے آپنے خواب میں انکو بتایا کہ یہ جز میری کتاب رتبت الحیات کے ہیں۔ ایک شخص مسمیٰ ابن سقا نے وعظ کے وقت آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جا تو شاید مرتے وقت تم ایمان سے محروم ہو۔ آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہو کر گیا۔ اور وہاں نصرانی ہو کر مرا۔ ولادت آپکی سنہ ۴۴۰ھ میں اور وفات ستائیسویں رجب المرجب ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مرو میں ہے۔ جہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔

10 حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضہ سے پایا۔ اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر نفی اثبات بآواز بلند کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اکمل سرفرقہ خواجگان ہیں۔ آپکا مرتبہ ولایت اتنا بڑا ہوا تھا کہ روزمرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت اللہ میں پڑھا کرتے تھے۔ آپکا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر کو آپنے تحریر فرمایا تھا۔ آپکی یہ آٹھ اصطلاحیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یادکرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۵۷۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک غجدوان میں۔ غجدوان بخارا سے قریب تین کوس کے ہے۔

11 حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ عظمائے اولیاء اور کبرائے مشائخ ترک سے ہیں۔ علم حلم۔ تقویٰ میں نہایت درجہ رکھتے تھے۔ فیض باطنی آپنے

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضؓ سے حاصل کیا۔ اور مدت دراز تک سجادۂ ارشاد پر جلوہ افروز رہے۔
وفات آپکی غرہ شوال ۶۱۶ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس یوگر میں سولہ (۱۶) کوس بخارا سے ہے۔ آپکی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو چھبیس (۱۲۶) سال کی ہوئی۔

۱۴ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ نے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارفؓ سے حاصل کیا۔
آپکے اصحاب میں آپ بڑے نامدار اور خلوت و جلوت میں دمساز تھے۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کون صاحب جادۂ استقامت پر مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود انجیر
فغنوی آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ دہقان قلبی کے انتقال کے وقت آپکی روح پاک
علیین سے اُنکے پاس آئی۔ اور واپسی میں حضرت خواجہ علی رامتینی رضؓ کے سر پر جو آپکے خلیفہ جلیل القدر تھے
بصورت مرغ سفید اڑتے ہوئے گذرے اور بزبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہر دم مشغول رہ۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل مجلس
بیہوش ہوگئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے سولہ (۱۶) کوس ہے۔ وہاں سے غجدوان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپکی ستر ہویں (۱۷) ربیع الاول ۷۱۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فغنی میں
یہ سات (۷) کوس بخارا سے ہے۔

۱۵ حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضؓ سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست اولیا صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ نساجی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سید آتا صاحب کا لڑکا ترک پکڑ کر لیگئے۔ سید صاحب آپکی خدمت میں آئے۔
اور یہ ماجرا بیان کیا۔ آپنے فرمایا جبتک لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تہوڑی دیر گذری کہ لڑکا
آپکے پاس آگیا۔ ایک دن تیرہ شخصوں نے یکے بعد دیگرے آپسے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کہانا تناول فرمائیں۔ آپنے ہر شخص سے اقرار کرلیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت سبکے مکانوں پر موجود ہوئے
ایک دفع آپکا ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپکے ہوجاؤں۔ پس آپکی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں مثل آپکے ہوگیا۔ مگر صرف چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپنے اسطرح فیض

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلاتے اور انکو وضو کرا کر ذکر الٰہی کراتے اور اپنی توجہ سے انکے قلبوں کو نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے۔ اسیطرح ہزارہا آدمیوں کو گروہ اولیاء میں داخل کر دیا۔ وفات آپکی بروز دوشنبہ ستائیسویں (۲۷) رمضان المبارک سنہ ۷۲۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر خوارزم میں کہ جو ملک فارس میں ہے۔ رامتین قصبہ ہے بخارا سے چھ (۶) میل پر۔ نساج بفتح و تشدید۔ باختیار کشف اللغات۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر نہ علم حال فوق قال بودی کے شدے
بندۂ اعیان بخارا خواجۂ نساج را

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے۔

۱۴ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رامتینی رض سے پایا اور اولیاء اُولو العزم سے ہوئے۔ جب آپ کوشک ہندوان مسکن حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند رض سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکی قدموں کی برکت سے یہ کوشک ہندوان قصر عرفان ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات آپکی دسویں (۱۰) جمادی الآخر ۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سماس میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔

۱۵ حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ ولی مادر زاد تھے۔ ابتدائی زمانہ شباب میں آپکو کشتی کا شوق تھا۔ ایکروز حضرت خواجہ محمد بابا سماسی جہاں آپ کشتی لڑ رہے تھے تشریف لیگئے اور آپ کو دیکھا۔ آپ بے قرار ہو کر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے۔ اور پھر مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا۔ اٹھائیس (۲۸) برس آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ اور جامع علوم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوئے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپکی بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرہویں (۱۵) جمادی الثانی سنہ ۷۷۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سوخاریہ میں ہے جو مضافات بخارا میں ہے۔

۱۶ حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ سید بہاء الدین نقشبند مشکلکشا رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ سر حلقۂ خواجگان نقشبند اور امام الطریقہ ہیں۔ بچپن سے آپکے چہرۂ مبارک سے آثار کرامت

اور ہدایت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضؓ کی فرزندی میں سرفراز تھے۔ اور فیض باطنی حضرت سید امیر کلال رضؓ سے پایا۔ اور تکمیل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضؓ کے روحانیت سے پائی۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضؓ کے وقت سے حضرت سید امیر کلال رضؓ تک حضرات طریقت ذکر جہر بھی کرتے تھے۔ آپنے جہر چھوڑ کر خفی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرامت و ولایت ہیں۔ ایک روز آپنے حضرت خواجہ علاء الدین رضؓ کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھدیا۔ اُسیوقت تمام عالم اُن پر منکشف ہوگیا۔ حضرت مولانا محمد عارف رضؓ خوارزم میں تھے۔ آپنے بخارا میں تمام حال انکا بیان کردیا۔ جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اسیطرح پایا۔ جو آپنے بیان کیا تھا۔ ایکمرتبہ آپنے اپنی ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد رضؓ سے فرمایا۔ کہ مرجاؤ۔ وہ فوراً مرگئے۔ پھر باشارہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہوجاؤ۔ وہ زندہ ہوگئے۔ ایک شخص ایک رات اپنی محبوب کے ساتھ بوس و کنار میں رہا۔ اور صبح کو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر اشتیاق زیارت اور آپکی محبت کا اظہار کیا۔ آپنے فرمایا واہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دن میں ہمسے یوں کہو۔ ہمسے محبت رکھنے والے اُس کام کو ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوے۔ اور ہر فعل بد سے سچی توبہ کی۔ ولادت آپکی بماہ محرم الحرام ۷۱۸ھ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول ۷۹۱ھ میں ہوئی۔ مزار پرانوار قصبہ عارفاں کہ جو تین میل بخارا سے ہے۔

۱۷ حضرت خواجہ محمد علاؤ الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند رضؓ سے حاصل کیا۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت و ولایت ہیں۔ آپ ایسا رتبہ عالی رکھتے تھے۔ کہ جناب حضرت خواجہ بزرگ رضؓ سے جب آپ مسند ارشاد پر بیٹھے تو تمام اصحاب حضرت خواجہ بزرگ رضؓ نے دوبارہ آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ ایک گروہ منکرین پر آپنے نظر ہدایت ڈالی۔ فوراً انکار حق سبحانہ تعالیٰ انکے دلوں سے جاتا رہا۔ ایکدفع آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر ڈالی۔ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوے۔ آپنے غصہ سے فرمایا۔ کہ وہ بات بیان کرو ورنہ میں بتادونگا۔ یہ سنکر وہ نہایت شرمندہ ہوے۔ اور عرض کرکر توبہ کی۔ وفات آپکی شب چہارشنبہ کو

بعد نماز عشاء کے پنجشنبہ کی شب سنہ ... میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع چغانیاں میں ہے
جو ملک ماوراء النہر میں ہے۔

۱۸ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے صاحب کمال و اکمل حضرت خواجہ بہاؤالدین
نقشبند رضی کے تھے۔ باطنی فیض آپنے حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رضی سے پایا۔ آپنے کلام اللہ
شریف کے آخر کے دو پاروں کی تفسیر لکھی ہے۔ اور بہت اسرار اسمیں لکھے ہیں۔
اسکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے۔ آپسے ایک روز حضرت خواجہ نقشبند رضی نے فرمایا
تھا۔ کہ تمہارا ہاتھ گویا میرا ہاتھ ہوگا۔ اور جو تم سے مرید ہوگا۔ وہ گویا میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع چرخ
کے رہنے والے تھے۔ وفات آپکی پانچویں صفر سنہ ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع ہلغتو جو ملک
خراسان میں واقع ہے۔

۱۹ حضرت خواجہ ناصرالدین المعروف بہ خواجہ عبیداللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ولی اور زاہد تھے
آپنے فیض حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی سے پایا اور ایک روز کامل ہوگئے۔ حضرت مولانا
یعقوب رضی نے آپکی نسبت فرمایا تھا کہ طالبان حق میں طالب ایسا ہونا چاہئے۔ آپ بڑے
صاحب کرامت اور ولایت تھے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپکے مرید اکثر ... ہوتے جاتے تھے
آپنے پیشانی کی دیکھکر تمام حال سلب فرمالیا۔ اس بات پر وہ آپکے دشمن جانی ہوگئے۔
ایک روز تنہا پاکر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جاکر چاہتے تھے کہ چھری ماریں اسوقت فوراً
آپ ایک سپاہی کی شکل میں انکو ظاہر ہوئے۔ انہوں نے حیران ہوکر تامل کیا تب آپنے انکے ہاتھ سے
چھری چھین لی اور اپنی اصلی صورت میں ہوکر فرمایا۔ کہ بتا اب میں تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدم
مبارک پکڑ کر چپٹے اور توبہ کرکے معافی چاہی۔ آپنے انکا قصور معاف فرمادیا۔ اور جو حال سلب
فرمایا تھا سو عطا فرمادیا۔ سبحان اللہ کیا آپکی رحمت تھی۔ شیخ ابوسعید جو آپکے معتقدوں میں سے تھے
وہ ایک روز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ ناگاہ حضرت کی آواز
انہوں نے سنی کہ فرماتے ہیں۔ اے ابوسعید کیا کرتا ہے۔ ابوسعید آپکی آواز سے نہایت

منتقل ہوے - اور اُس فعل ناجائز سے بچ گئے - ایکبار چند خادم آپکی بازار کو گئے تہے - ایک نے ایک
خوشجمال کو دیکھنے لگے - دوسرے نے منع کیا - اُنہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی
سے نہیں دیکھتا ہوں - جب ایں آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپنے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے
مکر سے مطمئن نہیں ہوں - آپ کب سے ایسے ہوگئے کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے -
وہ بہت شرمندہ ہوے اور توبہ کی - جو خطرہ کسیکی دلمیں گزرتا تہا - آپ فوراً بنظر ہدایت
ظاہر فرمادیتے تہے - ولادت آپکی ماہ رمضان المبارک سنہ ۸۰۶ھ میں اور وفات بروز شب دوشنبہ
انتیسویں (۲۹) ربیع الاول سنہ ۸۹۵ھ میں ہوئی - مزار مبارک سمرقند میں ہے -

۲۰ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ - آپ اقرباے حضرت مولانا یعقوب چرخی رضہ سے ہیں -
فیض باطنی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا - آپ انکے بڑے مقبولوں اور عاشقوں
اور محرموں میں تہے - اور جامع علوم ظاہر و باطن تہے - مرید ہونیسے پہلے ہمیشہ زہد و ریاضت
میں مشغول رہتے تہے - ایکروز باشارۂ غیبی حضرت خواجہ احرار رضہ کی خدمت فیضدرجت میں آئے
اور بیعت کی - اور آناً فاناً میں تکمیل کو پہنچے - اور اُسیوقت آپکو حضرت خواجہ رضہ نے صاحب ارشاد
کیا - آپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالا مال کیا - وفات آپکی غرۂ ربیع الاول سنہ ۹۳۶ھ میں ہوئی
مزار مبارک وضع وخش میں ہے - یہ مضافات ملک حصار سے ہے -

۲۱ حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ برادر ہمشیرہ زادہ بہی حضرت مولانا محمد زاہد رضہ
کے تہے - اور خلیفہ بہی - آپنے بیعت ہونیکے بعد پندرہ (۱۵) برس تک نہایت مشکل زہد و ریاضت کی
ایک روز سخت بہوک کی حالتمیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگے - اُسوقت حضرت خضر علیہ السلام
آئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رضہ کی خدمت میں جاؤ اور اُنسے صبر و قناعت سیکہو - تو
آپ آپکی خدمتمیں آئے - اور کمال کو پہنچے - ایک مدت تک آپ مسند ارشاد پر رونق افروز رہے
اور عالم کو دولت فیض سے مالا مال کیا - وفات آپکی اُنیس محرم سنہ ۹۷۰ھ کو ہوئی - مزار مبارک موضع
اسفرار میں جو مضافات شہر سبز ملک ماوراء النہر سے ہے -

۲۲ حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش محمد رح
سے پایا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تیس برس تک اپنا کمال چھپائے رہے۔ ایکمرتبہ
تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ اپنے دل میں سوچا اور چاہا تھا۔
آپنے وہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ اِنکے پاس امتحان کے ارادہ
سے آنا نہ چاہیئے۔ ایسے خیالات کے سبب سے اِنکے برکات سے محرومی رہتی ہے۔ اِنکے
دیکھنے کو خالصاً لِلّٰہ آنا چاہیئے۔ ایکدفعہ عبداللہ خان والی توران نے آپکو خواب میں جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کمر بستہ حاضر دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوا۔ تو آپسے ملا۔ اور پہچانکر
قدمبوس ہوا۔ ولادت آپکی ۹۱۸ھ میں اور وفات آپکی بائیسویں شعبان ۱۰۰۸ھ میں ہوئی۔
مزار مبارک قصبہ امکنگ میں۔ جو شہر بخارا سے تین میل ہے۔

۲۳ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔
اول آپنے حضرت خواجہ احرار رض کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر بہ بشارت حضرت
خواجہ احرار رض حضرت مولانا خواجگی امکنگی رض کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔
اور مرید ہوکر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور فقط تین دن میں کامل و اکمل ہوگئے۔ پھر حضرت
پیرو مرشد کی خدمت سے باجازت رخصت ہوکر دہلی میں تشریف لائے۔ دہلی میں بڑی
بڑی کرامتیں آپسے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت جذبۂ عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سوتے
اور نہایت قلیل کھانا تناول فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نام مریض تھے
آپنے اُنکو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض اُنکا جاتا رہا۔ ایکروز ایک لڑکا قلعہ
پر سے گرکر مرگیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے صدمہ کیوجہ سے یہ حالت ہوگئی ہے۔
یہ فرماکر اُس لڑکے کو آپ اٹھاکر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اُسکا ہاتھ
پکڑے ہوئے آپ باہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تھا۔ لوگ حیران ہوگئے
(۲۵)
ولادت آپکی ۹۷۱ھ میں اور وفات پچیسویں جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں اکتالیس برس کی عمر شریف

میں ہوئی۔ مزار مبارک دلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ۔

۲۴ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سردار طریقہ نقشبندی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باللہ رض سے حاصل کیا۔ آپ بڑے کامل و اکمل اشیاع طریقہ لعلمائیہ
اور آپ مرتبہ نہایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں آپکے فیضان
کی اب تک دھوم ہے۔ اور رہیگی۔ اس واسطے کہ آپ مجدد الف ہیں۔ یہ مرتبہ عالی تو خاص
آپہی کا ہے۔ آپکے حالات بیان سے باہر ہیں۔ آپکی تعریف کرنا محال ہے۔
کتاب مقامات سعیدیہ میں لکھا ہے کہ آپکے پیر و مرشد حضرت خواجہ صاحب رض نے فرمایا۔
شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں ہمجیسے ستارے ہزاروں گم ہیں۔ آپکی فضائل و معارف
آپہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوسکتے ہیں۔ ولادت شریف آپکی نوسو اکہتر ۹۷۱ھ میں
اور وفات شریف اٹھائیسویں (۲۸) صفر ۱۰۳۴ھ میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی تریسٹھ ۶۳ سال کی ہوئی
مزار مقدس و منور سرہند شریف میں ہے۔

۲۵ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپکی تعریف بھی بیان سے باہر ہے
اس جگہ اتنی کافی ہے کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رض کے سب سے منجھلے صاحبزادہ
اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپکے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپکے فیضان سے جہان مستفیض
ہے۔ ولادت آپکی گیارہویں (۱۱) شوال ۱۰۰۷ھ یا ۱۰۰۹ھ میں اور وفات بروز سہ شنبہ نویں (۹) ربیع الاول
۱۰۷۹ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس سرہند شریف میں قریب روضہ مبارک حضرت امام ربانی رض کے

۲۶ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ پانچویں نور نظر لخت جگر عروۃ الوثقیٰ
خواجہ محمد معصوم رض کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی و استقامت شریعت و ثبات
طریقت میں مثل اپنے پدر بزرگوار کے تھے۔ اور آپہی سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپکی
۱۰۴۹ھ میں اور وفات بیسویں (۲۰) جمادی الاولیٰ ۱۰۹۶ھ کی رات میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا
سرہند شریف میں قریب روضہ مقدس حضرت امام ربانی رض جنوب کی جانب ہے۔

۲۷ حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالٰے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رح سے حاصل کیا۔ آپ پندرہ (۱۵) برس تک مست و بیہوش رہے۔ آپ کئی کئی روز کا کھانا۔ یعنی نان جویں پکا لیتے تھے۔ اور جب بہت بھوک معلوم ہوتی تو ایک ٹکڑا توڑ کر کھا لیتے۔ اتباع سنت کی حالت یہاں تک تھی۔ کہ ایک دفعہ پائخانہ میں بجائے بائیں کے سیدھا پاؤں رکھدیا تھا۔ اسکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا۔ کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہوگیا تھا۔ ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گھبراتے تھے۔ جب کبھی کسی سے عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اُس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ ظلمت دنیادار و نکی مثل غلاف کے لپٹی ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک فاحشہ عورت نے آپکے ایک مرید کو زنا پر آمادہ کیا۔ عین موقع قربت پر آپکی نورانی صورت دونوں کے درمیان حائل ہوگئی۔ وہ عورت گھبرا کر چلانے لگی۔ اور مرید نے نہایت منفعل ہو کر توبہ کی۔ آپکی کرامت سے دونوں عذاب زنا سے بچ گئے۔ وفات آپکی گیارھویں (۱۱) تاریخ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ میں ہوئی مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے۔ یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے۔

۲۸ حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالٰے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت سید نور محمد بدایونی رض سے سولہ (۱۶) برس کی عمر میں حاصل کیا۔ اور کمالات مجددیہ کو پہنچے۔ آپ بڑا جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے۔ کرامتیں آپسے بحد و نہایت واقع ہوئی ہیں۔ ایکمرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپکے مرید قید ہو گئے اُنکے بھائی نے آپسے عرض کیا۔ فرمایا کہ اُنکا ہمارے پاس خط آیا ہے۔ انشاءاللہ تعالٰے کل کو وہ چھوٹ آوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفعہ قبرستان میں ایک شخص نے امتحاناً ایک قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے۔ اُسکا حال بیان فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے تیری دوست کی نہیں ہے

وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی نکلی۔ ولادت آپکی گیارہویں رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ
جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ دسویں محرم الحرام ۱۱۹۵ھ میں ہوئی۔ ایک ناحق پرست نے
آپکے سینہ مبارک پر طپنچہ کی گولی ماری۔ آپ اس صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد
ہوش ہوا تو فرمایا۔ الحمدللہ۔ جو آرزو تھی بر آئی۔ بادشاہ نے نام قاتل کا دریافت کیا۔ آپنے
نہ بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمنے اپنا خون بخشدیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔
مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پرانوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ
تعالے عنہ میں۔

۲۹ حضرت مجدد مائۃ محمد عبداللہ معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ آپ ملک پنجاب شہر پٹیالہ میں
پیدا ہوئے۔ جب سن بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔
اور مشائخ وقت سے ملے۔ اور بائیس ۲۲ سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحبؒ کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوکر مرید ہوئے۔ اور ۱۱۹۰ھ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خرقہ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت
حضرت پیر روشن ضمیر آپکے جانشین ہوئے۔ اور ہزارہا آدمیوں کو دولت فیض سے
مالا مال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں آپ ہر روز سوائے چوبیس ۲۴۰۰۰ ہزار نفی و ذکر کے دس پارہ قرآن مجید کے
پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی و اثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام
خانقاہ پُرنور رہتی تھی۔ اکثر فاسق و فاجر اور کافر آپکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔
ایک روز ایک برہمن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اسکی
طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً بیقرار ہوا اور اسیوقت زنار توڑکر مسلمان ہوا اور آپکے خادم میں
داخل ہوکر دولت باطنی سے مالا مال ہوا۔ ولادت آپکی ۱۱۵۶ھ میں اور وفات بائیسویں تاریخ
ماہ صفر ۱۲۴۰ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں اندر خانقاہ کے پہلو میں پیر بزرگوار حضرت
مرزا صاحب قدس سرہ کے ہے۔

۳۰ حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقے خواجہ محمد معصوم کے نبیرہ حضرت

امام ربانی مجدد الف ثانی رضؓ کی اولاد میں ہیں۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رضؓ سے پایا
اور تھوڑی ہی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپسے متواتر ہوتی تہیں۔ ایک بار آپنے
گاڑی بھری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تہی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاڑیبان یہ
کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ اور آپکا بڑا معتقد ہوا۔ ایکروز آپ دہلی کے قلعہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں
ایک شہزادہ نے عرض کیا کہ مینے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سنکر آپنے ایک نعرہ
مارا کہ جسکے سنتے ہی تمام حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اس کرامت سے سب لوگ نہایت معتقد ہوے
ولادت آپکی ریاست رامپور میں دوسری تاریخ ذلیقعدہ ۱۱۹۶ھ میں اور وفات آپکی بمقام ریاست ٹونک
شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف
پہلو میں اپنے پیر بزرگوار کے۔

۳۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ مشایخ زمانہ میں یکتا تھے۔ آپکی نسبت نہایت درجہ
قوی تہی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرۂ خدام میں داخل ہوکر دولت
معرفت سے مالا مال ہوتے۔ اکثر فساق فجار اور کفار آپسے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپسے
محبت رکھنے کی بدولت مرتبۂ ولایت کو پہنچے۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رضؓ سے
پایا۔ اور مرتبۂ کمال کو پہنچکر خلافت پائی۔ چونکہ آپکے پدر بزرگوار حضرت شاہ ابوسعید رضؓ بہی حضرت
شاہ غلام علی رضؓ کے خلیفہ تہے اور آپنے اُنسے بہی فیض باطنی حاصل کیا تہا۔ اس سبب سے اسم مبارک شجرۂ عالیہ میں رکھا گیا
ولادت آپکی غرۂ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ
میں ہوئی۔ مزار پرانوار مدینہ منورہ بقیع میں قریب قبۂ مطہرہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالے عنہ قبلہ کی جانب ہے۔

۳۲ حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی النبی صاحب فاروقی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی۔ آپنے فیض باطنی حضرت
شاہ احمد سعید رضؓ سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب آپسے نہایت خصوصیت رکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے
مولوی ولی النبی صاحب اسم بامسمیٰ ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہمکو یہ محبوب تر ہیں

آپکی حلم سے سب آپکو جانتے و اچھی طرح واقف ہیں۔ آپکی فیضان سے ہزارہا آدمی فیضیاب ہوگئے۔ اللہ تعالے
یہ فیض آپکا اسی طرح تادیر قائم رکھے۔ آپکے اوصاف اگر کچھ بھی بیان کئے جاویں تو یہ رسالہ ایک کتاب ہو جاوے۔ آپکے متوسلین
(۵) پانچ خلیفہ ہیں منشی شیخ محمد رشید علی صاحب انصاری نقشبندی حاجی مولوی محمد مجتبیٰ خان صاحب حافظ سید خان صاحب ولائتی کہ جنکو غزنی میں فیض
جاری ہو رہا ہے۔ مولوی عبد العزیز صاحب رئیس سیفنہ ضلع بلندشہر جنکی بابت یہ خورد و کلاں فیضیاب و بہرہ یاب ہیں
مولوی سید محمد حسین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چھ کوس پر ہے۔ ۴۳

حضرت محمد رشید علیخاں صاحب معروف بہ منشی صاحب نقشبندی مدظلہ العالی۔ اول آپنے فیض باطنی حضرت
حافظ محمد عباس علیخاں صاحب اپنے چچا زاد بھائی رئیس امروہہ سے حاصل کیا۔ اور خلافت پائی
بعدہٗ آپکا ظرف عالی دیکھکر حضرت حافظ صاحب ممدوح نے آپکو حضرت مولانا و مرشدنا
محمد ولی النبی صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ یہاں آپنے فیض پایا۔
اور تمام و کمال مقامات مجددیہ حاصل کرکے بمقام دہلی خانقاہ شریف میں بروز عرس حضرت شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجمع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوئے۔
حضرت مولانا و مرشدنا نے اپنے دست مبارک سے آپکی فرق مبارک پر عمامہ باندھا اور خرقہ پہنایا
اس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفا میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔
ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اس احقر کی موجودگی میں فرمایا
کہ منشی صاحب اب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجئے اسواسطے کہ اب مجھ میں اور
اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت
آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا خود اندر دولتخانہ
کے تشریف لیجاتے ہیں۔ اس غرض سے کہ خادم کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپکی پیر کے دن
بتاریخ دسویں شوال ۱۲۶۵؁ کو ہوئی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالےٰ بطفیل حضرت خیر البریت
آپکی سلامتی میں اس احقر العباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرماوے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

الٰہی تو ہے ہر کہیں جلوہ گر	یہ قسمت مری جو نہ آئے نظر	میسر مجھے وہ بصارت نہیں	وہ دل آشنائے حقیقت نہیں
نہیں دخل نقصان کو تیری ذات میں	تو یکتا ہے کامل ہے ہر بات میں	منزہ تو خواہش سے ہے صبح و مسا	ہیں ذرات پابند حرص و ہوا
تو خلاق و رزاق ہے لاشریک	تو سب سے جدا اور سب کا شریک	کوئی لکھے کس طرح تیری ثنا	نہ ہمسر کوئی ہے نہ ثانی ترا
تو قادر ہے دانا ہے بے دست و پا	رہ حمد کا طے ہو کیا مرحلا	گنہ میں نے دن رات لاکھوں کئے	انہیں بخش دے تو نبی کے لئے
سوا تیرے کس سے کروں التجا	تجھی سے ہے امید عفو و عطا	ٹھہر اے قلم ہے ادب کا مقام	بس اب تو نبی پر درود و سلام

سلام

صلوٰۃ و سلام احمد پاک پر	حبیب خدا شاہ لولاک پر	سلام علیک اے شہ دوسرا	سلام علیک اے مہ والضحیٰ
رسولوں کے سرور سلام علیک	خلائق کے رہبر سلام علیک	سلام علیک اے شہ انس و جاں	سلام علیک اے شفیع جہاں
نبی اکرم سلام علیک	رسول معظم سلام علیک	سلام آپ کے آل دیندار پر	اور اصحاب و ازواج اطہار پر

نسب نامہ مع تمہید

پس حمد لکھتا اب جو خامہ ہے	ولی نبی کا نسب نامہ ہے	مگر اصل مطلب سے پہلے بیاں	وہ احوال ہے وقت کا ہم زباں

ہوا جس سے خلقت کا آغاز اسکا
اور انکی ہیں یہ قور سالت مآب
عیاں علم حق سے ارادہ ہوا
کیا پانی سے موج کو آشکار
زمیں سے عیاں صورت خاک کی
نیا جلوہ اپنا ہویدا کیا
ملقب کیا لفظ آدم کے ساتھ
ہوے شیث پھر انکے نور نظر
خدا جہاں نے نبید کر دفتر
بیا رہیں انکے پسر نجمیل
ہوے انکے پیدا دہالی مقام
خدا نے جو فرزند انکو دیا
جو شاخ سے غابر کو پیدا کیا
کیا انسے شارخ کو دہر میں
خدا نے جو احسان اپنا کیا
پھر انکے پسر دین کے بادشاہ
یہ ثابت ہے ثابت تھے انکی پسر
یکے بعد دیگر ہویدا ہوے
دیا انکو فرزند عالم تمام
مضر سے ہوے مالک فی حشم
لوی انکے بیٹے پہ کعب کے

یہ نقشہ کھینچا تھا بجدہ ہزار
ہوے انسے خلقت میں سب فیضیاب
ارادے سے قدرت کو پیدا کیا
بنی موج سے حباگ انجام کار
نشانی ہے جو قدرت پاک کی
زمیں سے خلیفہ کو پیدا کیا
وہ کرتا رہا شکر ہر دم کے ساتھ
نبوت کے اکرام سے بہرہ ور
کیا انسے قینان کو جلوہ گر
پھر اخنوخ فرزند نعمت نشان
جنہیں خلق کہتی ہے ہلاک تمام
ملقب جہاں میں اُسامہ ہوا
کیا انکو فرزند فالغ عطا
خدا نے مکرم ہر اک شہر میں
براہیم کو اُنسے پیدا کیا
نبی مکرم ذبیح اللہ
اور انسے سلامان ہو جلوہ گر
تہ آسمان عالم آرا ہوے
کہ تھا مذکر کہ جنکا مشہور نام
اور انسے مضر کو کیا محترم
عدی پشت سے انکی پیدا ہوے

کہ ذات خدا سے جہان قدیم
انہیں کے سبب سے ہوا جو ہوا
پس حضرت نبا اک گھر
وہی حباگ پھر جسم گیتی ہر کہیں
پس حضرت ہجید و بیشمار
بنا آدمی خازن اسرار کا
نبوت کا خلعت عنایت کیا
انوش انکی فرزند والا تبار
ہوے انکی پسر کا یہ دے قسم
پسر انکا جو نیک انجام تھا
کیا نوح کو حق نے انکا پسر
پھر ارفخشد و شالخ باخبر
ہوے اُنسے ارغو تہ آسمان
دل افروز ناخور انکے ہوے
ہوا فضل یہ خاص رب جلیل
خلف انکی قیدار پیدا ہوے
ہمیسع و اُود و اُدد عدنان نام
پھر الیاس کو حق نے ظاہر کیا
ہوے پشت در پشت فخر جہاں
پھر انسے خزیمہ ہوے جلوہ گر
نکو رد نکو نام نیکو صلاح

ہوے اُنسے کتنے صفات عظیم
طفیل انکے ہوگا جو ہوگا کمال
گہر سے کیا پانیکو جلوہ گر
بنی ایک شئی نام جسکا زمیں
اٹھی خاک سے حق نے با جسد وفا
کرم کیا جمال اپنا بار کا
سر افراز اعزاز عظمت کیا
ہوے عالم افروز لیل و نہار
تو مہلیل تھے پہلے مہلال رسم
متوشلخ دہر میں نام تھا
رہی عمر بھر قوم کے راہبر
کہ اول پدر ہیں نوح ہیں پسر
بڑی نام اور بڑی کام داں
کئی تارخ جگر بند جنکے ہوے
کیا انکو ارشاد اپنا اسمٰعیل
حمل پھر شرف بخش دنیا ہوے
معد و نزار و مضر لا کلام
نبوت کی بہبود بس ظاہر کیا
خزیمہ کنانہ مضر بیگماں
کیا حق نے ہر طور سے نامور
عدی سے ہوے ذوق افزا زرہ

قرۃ العین فرزند فرخندہ جاہ
ہوا عبد حق کا اُنسے ظہور
ازاں بعد با شوکت و کرّ و فر
دکہایا جو دین خدا کا جلال
صفت انکی ذرہ کی کیا ہو بیاں
ہوے انکے فرزند عبد الٰہ
براہیم اُنسے ہو پیدا ہوے
ہر اک انمیں واعظ برابر رہی
تولد ہوئے اُنسے مثل قمر
سپہر سعادت کے بدر منیر
جگر بند انکے ہوے مقتدا
شعیب انکے فرزند والا گہر
پہر اسحاق خورشید سیما ہوے
سرور دل و جان نوع بشر
پسر کا ابہی نام ہو نقش گیر
رقم کر تو نام انکے فرزند کا
پسر انکو حق نے دیا رشک ماہ
شہ کشور دین جو فرخندہ ہے
پسر انکے آگاہ راز صمد
سراپا تہے مانند خورشید نور
رسولوں سے جو کام حق نے لیا

قرۃ العین جگر بند عبد الٰہ
اور اس سے تفضیل سراپا شعور
ہوے عالم افروز جعفر عمرؓ
سر اعدا کو اسنے کیا پائمال
لرزتے تہے شاہانِ کشورستاں
جہانِ شریعت حقیقت ہے یہ
پہر اسحاق عالم میں پیدا ہوے
ملقب اکبر بہ حضرت سے ہے
سلیمان نامی گرامی پسر
سراج الدین پیدا ہوے سو پسر نصیر
ہوئی دہر میں یوسف لقا
حمیدہ صفات و فرشتہ سیر
مہ عالم زہد و تقوے سے ہوے
کیا حق نے یوسف کو انکا پسر
اگر دین سے پہر لکہے نقیر
امام رفیع الدین کو ملا
سراپا سعادت حبیب الٰہ
ہوئی نور بخش نظر عبد حی
ستودہ پسر شیخ عبد الاحد
مجدد ہیں مشہور تہے یک دو
قمر ہی تہا پسر انکی تجدید کا

دلاور لقب زیب سجادہ وقت
پہر اُنسے وہ پیدا ہوے مولا کا نام
شجاع عدو بند کشور کشا
قوی دین حق انکی شمشیر سے
کہا کرتے تہے ان کو خیر البشر
عنایت کیا حق نے انکو پسر
ہوئی جلوہ گر مہر عبد الٰہ
جو تہے واعظ صفر نیک روز
ہوا پہر جو منظور اللہ کو
جو تہے اسی طرح لفظ سہنا شب
ہوئے شیخ احمد جو انکے عیاں
ہوئی بخت دل انکے عبد الٰہ
پسر انکے عبد اللہ پاک ذات
خدا نے جو احسان انپر کیا
ہوئی جانشین انکی لائق پسر
یہ بانی سرہند ہیں لا کلام
بڑا فضل خالق نے انپر کیا
کری زیب تن سے جسم گرد باد
جگر بند انکی شہ عارفاں
ملا ہی کسی کو نہ یہ مرتبا
کہاں نبوت دیا ہے نہیں

رباح پسندیدہ پروردگار
کہ مشہور جنکا تہا خطاب نام
جہانِ خلافت کی فرماں روا
تحریر کی کفار تدبیر سے
اگر میں نہوتا تو ہوتے عمر
سے بہ ناصر حقیقت نگر
یکی اسپ دم نور بخش نگاہ
ہوئی انسے مسعود عالم فروز
کیا خلق محمود ذیجاہ کو
پسر کا ہو نام انکے آپید اشتاب
بنا عالم نور سارا جہاں
بڑی اہل تقوے بڑے دین پناہ
حمیدہ خصال ستودہ صفات
سلیمان کو انسے پیدا کیا
فلک مرتبہ نور والا گہر
انہیں سے ہے شہر نامی مدام
کہ انسے محمد کو پیدا کیا
عیاں ہے فرزند ہو با یقیں
جناب احمد پیشوائی جہاں
جو انکو کیا ہے خدا نے عطا
کمال رسالت ملا ہے نہیں

مقامات جتنے ہیں انکے ملے
ولیوں میں ایسا ہو کون ہے
یہ نائب اولوالعزم حضرت کے ہیں
وہ احمد رسول و حبیب خدا
وہ ہیں آفتاب شہ دیں
جدھر دیکھو انسان اہل بصر
مکانات سب مثل ایوان خلد
یہ انوار سب فیض حسنی کے ہیں
بہت انکے پیر ہیں شہرہ ہیں یہاں
جو انکو ملا انہر پاک سے
خصوصاً وہ روضہ کہ تا ہم نگاہ
وہ قبہ ہے یا بقعہ نور ہے
ملائک اترتے ہیں کسب شرف
الٰہی تو کر کوئی ایسا سبب
زیارت سے اس تربت پاک کی
نہ باقی تمنا نہ حسرت رہے
تو مقبول فرما میری یہ دعا
شرف بخش یا پیر کمال
دیا انکو خالق نے نور نگاہ
شریعت طریقت میں یکتا ہیں یہ
نہیں اب کوئی زاہد پارسا

کسی کے نہیں اتنے ثابت ہوئے
مجدد ہزاری بنا کون ہے
ولی یہ مقام بہت کہتے ہیں
یہ احمد ولیوں کے ہیں پیشوا
یہ مہتاب ہند ہیں بالیقین
عجب عالم آئے نظر تو نظر
گلی کوچے رشک خیابان خلد
شہنشاہ ملک ولایت کے ہیں
یہ ہیں سید الطائفہ دہر میں
وہ باہر ہیں امکان و ادراک سے
فدا دل سے ہو جس پر تصدق نگاہ
وہ تربت تو نور علا نور ہے
ادب سے کھڑے رہتے ہیں ہر طرف
کہ پھر دیکھوں جاکر وہ جائے ادب
کروں میں بخوشی جان نچھاور کی
نہ پروا ہے پھر یہ قیامت رہے
طفیل مجدد شہ اولیا
پسر انکے یعقوب و یوسف جمال
سراپا مقدس ولی اللہ
ضیاء النبی شاہ ذی نور پھر
محمد ولی النبی سے سوا

ولایت کا رتبہ ہر ایک کو دیا
بیان کوئی کیا انکا رتبہ کرے
ہیں سید قریشی نبی الوریٰ
وہ احمد جناب رسالت مآب
زہے شہر سرہند رشک بہشت
کہیں دل بہار کا نیا طور ہے
چمن روح پرور فضا دل کشا
برستا ہے یاں نور شب روز ہے
علوم حقیقت میں ماہر ہیں
کوئی انکے رتبے کو کیا پا سکے
تجلی فزا صورت طور ہے
نظر آتی ہے شان قدرت یہاں
مجھے یاد آتے ہیں شام و سحر
جگر سوز یادوں روضہ پاک کو
دکھا دے مجھے قصر گردوں محل
اگر تجکو یارب ہو منظور یہ
پسر انکے حضرت محمد سعید
پدر کے بطرز حسن صفات مآب
پسر کا ہوا نام انکی محمد معصوم
شرف بخش سر جوان و جاہی
کریم و رحیم و حلیم و ولی

کمال انکو العزم سا انکو ملا
جو انسان ہوا ہی عیاں کرسکے
یہ شیخ القریشی ولی خدا
یہ احمد جناب ولایت مآب
ہوا مشک بو خاک عنبر سرشت بہشت
زمین اور ہے آسمان اور ہی
ہوا ایسی ہے دم عیسوی کا فزا
جو ذرہ ہے وہ ذرہ طور ہے
شریعت طریقت میں یکتا ہیں دہر
ادھر وہم انسان کہاں جا سکے
جو قبہ ہے وہ قبہ نور ہے
فلک سے برستی ہے رحمت یہاں
در روضہ وہ سجدے دیوار و در
کروں سر پہ چشم دل خاک کو
دل و جان ارمان جا میں نکل
تیری فضل سے کچھ نہیں ہے یہ
شہ اولیا مخزن علم دین
ہوئے عصمت اللہ عالیجناب
عنایت سے اول نبی بعد ازاں
شہ عارفاں صاحب النبی
مجدد صدی ہیں بعد ان ازدی

ولی خدا و ولیِ نبی	جناب محمد ولی النبی	کروں انکی تعریف کیا اے قلم	نہ طاقت زباں میں نہ زور قلم
جو واقف ہیں وہ جو ہیں جانتے	ولایت کے قائل ہیں انکی سبھی	غلامی حبیبی انکی حاصل ہوئی	اسی سے مری دوجہانگی ملی
خلیل النبی انکے نور نظر	طریقت شناسا حقیقت نگر	حبیب النبی کے سرو چمن	سر فرد دل و جان فیض چمن
	بحق جناب ولی النبی	مریدیں اُس کی ہوں سب آخر کی	

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول امیں	طفیل بزرگان اصحاب دیں	محبت تو اپنی عطا کر مجھے	چھڑا سب سے اپنا بنا کر مجھے
نہیں حرص سیم و درم کی مجھے	تمنا ہے تیری کرم کی مجھے	گناہوں سے اپنے پشیماں ہوں میں	ندامت سے سر در گریباں ہوں میں
سراپا ہوں آلودۂ عصیاں سے	مجھے بخش دے اپنے احسان سے	سیہ کاریوں کو تو افشا نہ کر	مجھے دن قیامت کے رسوا نہ کر
تری ذات غفار ستار ہے	مرا نفس سرکش ہے بدکار ہے	یہی رہبری کا رہِ ناصواب	بلا اسکو شیطان خانہ خراب
اُسی کا تو یہ ہمدم و ساز ہے	وہی اسکا مونس ہے ہمراز ہے	اسی کے یہ کہنے میں لیل و نہار	وہی اسکا ہمدم وہی غمگسار
کرم سے تو اسکی فکر کو دور	وہ توفیق دے جس سے ہو نیک غور	ہے ہر دم وحدت بلادا سحر	رہِ حق پرستی کہا دے اسے
کرے ترک دنیا کے لہو و لعب	عبادت میں تیری رہے روز و شب	تجھی اپنا خالق سمجھتا رہے	تجھی پر دل و جان سے شیدا رہے
نہ پیرو ہوا و الا معاصی کرے	ترے در پہ ظاہر غلامی کرے	سمجھ کر تجھے خاص بندہ نواز	جھکا دے سر آگے فرق نیاز
نہ جانے کسی کو یہ دمساز دل	تجھی سے کہے جو کہے رازِ دل	میں محتاج ہوں تو ہے حاجت روا	سوا تیرے کس سے کروں التجا
کیا تونے پیدا عدم سے مجھے	دیا نور ایماں کرم سے مجھے	بڑا فضل تونے یہ اپنا کیا	محمد کی امت میں پیدا کیا
کیا دین اسلام سے بہرہ ور	دیا مجھکو ایمان قرآن پر	عنایت کرم سے سحر گاہ و شام	بزرگان دیں کا بنایا غلام
میں ہوں معتقد انکی ہر بات کا	ولایت کا کشف و کرامات کا	تری لطف کی نہایت نہیں	کمال عنایت کی غایت نہیں
ادا میں کروں شکر تیرا محال	مری کیا حقیقت مری کیا مجال	یہی اب ہے یا رب مری التجا	یہی آرزو ہے یہی مدعا
کہ دنیا میں جبتک ہیں زندہ رہوں	ترا تابع حکم بندہ رہوں	خوشی میں ہوں یا غم کی جنجال میں	نہ بھولوں تجھے میں کسی حال میں
دم مرگ ہو فضل سے بہرہ ور	مرا خاتمہ ہووے ایمان پر	غلام شہ انبیا جانکر	سوال نکیرین آسان کر

قطار رحمت ہو [illegible]
مری آل کو خرم و شاد رکھ
ہر اک کو رہے تیرے انعام سے
انہیں ایسا اجل خواب ہے
جگہ دے تو عرش اعظم سے مجھے
عمانا [illegible] داہنے ہاتھ میں
شفاعت کے اپنی نبی کی نصیب

ہم آغوش یا [illegible] مصطفےٰ [illegible]
ہمیشہ تو سبحان آباد رکھ
رہوں حشر تک عیش و آرام سے
پریشان دل خستہ بیتاب ہے
عنایت ہو اللہ کرم مجھ
کھڑا ہوں میں یا رب ترے آسرے میں
جو ہیں دونوں عالم میں تیرے حبیب
طفیل انکے دے قصر جنت مجھے

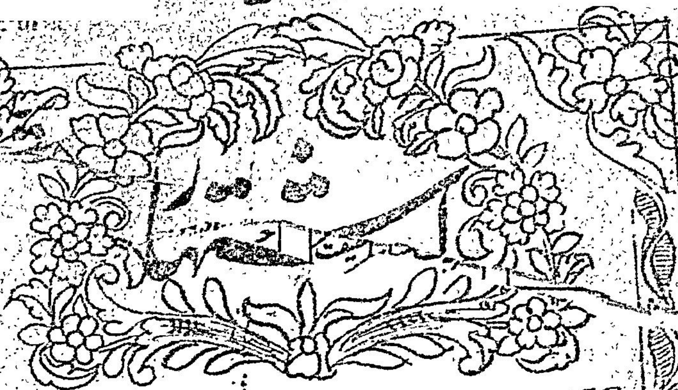
[illegible] والدین مرے [illegible]
کہ دین حق پہ ہیں مستقیم
بہشت [illegible] تیری حبیب [illegible]
سوا نیزہ پر آئے جب آفتاب
دکھا میں اگر تشنہ جانی اثر
پھر اس وقت ہوں [illegible]
شفیع امم پیشوائے انام
دکھا جلوہ خاص رحمت مجھے

رہیں دونوں عالم میں [illegible]
بہ شیطان گمراہ کی [illegible]
قیامت کا خوف [illegible]
[illegible] تشنہ لب اہل حشر [illegible]
مجھے آب کوثر سے سیراب [illegible]
[illegible] امیدوار
جناب محمد علیہ السلام

قطعہ تاریخ رسالہ ہذا عالیجناب مولوی محمد کریم الدین احمد صاحب [illegible] خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبانِ فارسیہ / مصنّف شیخ بدر الدین ابہر
ز حالِ خاندانِ نقشبنداں / مفصّل بود از اوّل تا آخر
چو عزّ الدین احمد کرد اردو / پی نفع خلائق گشت ناظم
نسب نامہ مجدّد الف ثانی / مع شجرہ و قصیدہ [illegible]

کریم از بہر [illegible] تاریخ
وصال احمد کرد فضل جواہر
۱۳۰۱ھ
۱۴



2653

حدیقۂ حامدی ریاست رامپور

یہ ماہواری نظم و نثر کا (۳۶) صفحہ کا رسالہ تقطیع کلاں حسب منظوری بنام نامی بندگان عالی حضور پرنور نواب محمد حامد علی خاں صاحب بہادر والی ریاست رامپور دام ملکہم معنون ہے۔ اگست ۱۸۹۴ء سے نہایت باقاعدہ طور پر ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شائع ہوتا ہے زمانۂ حال کے مسلم الثبوت اساتذہ عالیجناب منشی امیر احمد صاحب مینائی مدظلہ العالی اور عالیجناب محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی مدظلہ العالی کا کلام شائع ہوتا ہے۔ ہندوستان کے نامور اور سربرآوردہ شعرا اسکی سرپرستی فرماتے ہیں آخر میں تاریخ طبقات ناصری کا ترجمہ اردو آٹھ صفحوں پر شائع ہوتا ہے۔ خود طبقات ناصری ایک عجیب و غریب کتاب ہے مگر کلکتہ کے ایشیاٹک سوسائٹی نے اسکو نہایت غلط شائع کیا ہے۔ اس لئے ہم نے ترجمہ میں ان غلطیوں کی اصلاح۔ اور نہایت کثرت سے تحقیقات مورخانہ اور جغرافیہ معرکی بحثیں حاشیہ پر درج ہیں کوئی شہر اور مقام ایسا نہیں ہے جسکی بابت حاشیہ میں اس امر کی تشریح نہو کہ وہ مقام کہاں ہے۔ اور اب اسکا کیا نام ہے ان حواشی نے طبقات ناصری کی ندرت کو اور بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ علاوہ اس تاریخ کے مضامین علمی بھی نہایت اعلےٰ درجہ کے شائع ہوتے ہیں ایک مضمون شائع ہوا ہے کہ عربی و فارسی کے الفاظ کس طرح یورپ کی زبانوں میں داخل ہیں علاوہ حاجی خلیفہ کشف الظنون کے ابو طاہر طیب کے سوانح عمری نہایت عمدہ چھپ رہے ہیں جنپر حدیقۂ حامدی کو فخر و ناز ہے۔ باوجود اسقدر ضخامت اور ان اعلیٰ خوبیوں کی قیمت صرف بارہ آنہ سالانہ مع محصول ڈاک ہے۔ نمونہ کا پرچہ بلا وصول ڈیڑھ آنہ نہیں بھیجا جاتا اور نہ بلا وصول قیمت پیشگی روانہ کیا جاتا ہے خریداران حدیقۂ حامدی کے واسطے یہ امداد کی بھی ایک صورت نکالی ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی خریدار کو حادثۂ ناگہانی سے نقصان پہنچیگا تو حدیقۂ حامدی اسکے ورثا کو بقدر پانچ روپیہ بطور امداد نذر کریگا۔ آئندہ اضافہ بھی کیا جائیگا۔ صاحبان اخبار نے جو کچھ اس پرچہ کی نسبت ارشاد فرمایا ہے اسکو اطمینان کے واسطے خیر خواہ عالم دہلی نمبر (۱۵) جلد (۲۰) نظام الملک ...

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب بتاریخ ۱۶۔ ماہ جولائی ۱۸۹۶ء بمطبع مطلع العلوم مرادآباد زیور انطباع ...